

حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سافینی



مسک
اہل تشد
کاداعی

اہل تشد
لاہور

مکرمی جمعیت
اہل تشد
پاکستان
کراچی

شماره: 45

۲۳ تا ۲۴ محرم ۱۴۳۵ھ — 22 تا 28 نومبر 2013ء

جلد: 44

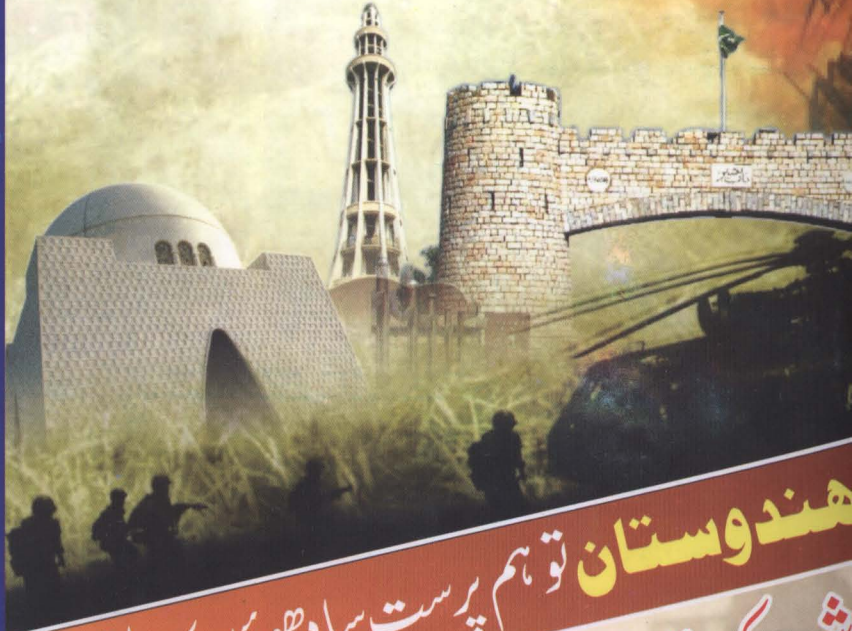
اہل تشد

قرآن سنت پر عمل پیرا
طائفہ منصورہ!



- کعبہ کی قسم کھانا؟
- مکیش پر کام کرنا؟
- خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا؟

طالبان مذاکرات کی کوششیں جاری رکھی جائیں
امیر محترم سینیٹر پرفیسر ساجد



ہندوستان تو ہم پرست سادھوؤں کا دیش!
شہید کون؟؟؟.....؟؟؟



پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام

حافظ عبدالحمید رازہ

درس حدیث

بیعت

وعن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ، وحوله عصابة من أصحابه: ((بایعونی علی أن لا تشرکوا باللہ شیئاً، ولا تسرقوا، ولا تنزوا، ولا تقتلوا أولادکم، ولا تاتوا بیہتان تفترونہ بین أیدیکم وأرجلکم، ولا تعصوا فی معروف۔ فمن فی منکم فأجرہ علی اللہ، ومن أصاب من ذلك شیئاً فعوقب بہ فی الدنیا، فهو کفارة له، ومن أصاب من ذلك شیئاً ثم سترہ اللہ علیہ فی الدنیا فهو الی اللہ، ان شاء عفا عنہ، وان شاء عاقبہ، فبا یعناہ علی ذلك)) (متفق علیہ)

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ بدکاری کرو گے اور نہ بی بی تم اپنی اولادوں کو قتل کرو گے اور نہ بی بی تم کسی پر بہتان باندھو گے اور تم نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے پس تم میں سے جس شخص نے اس وعدے کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جس شخص نے ان کاموں میں سے کوئی کام کر لیا اور دنیا میں اس کو سزا بھی مل گئی تو وہ سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان کاموں میں سے کوئی کام کیا اور اللہ نے اس پر دنیا میں پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے ہاں ہے اگر چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔ ہم نے ان باتوں پر آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔“

اس حدیث مبارکہ میں صحابہ کرام کی بیعت کا تذکرہ ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے اپنے چائٹاروں کو فرمایا کہ تم ان شرائط پر بیعت کرو کہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ یہ ایمان کی بنیادی شرط ہے اسی میں اکثر لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں اور اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک بناتے ہیں جس کا انہیں حق نہیں، دوسری شرط یہ کہ چوری نہیں کرو گے، یہ اخلاقی اور معاشرتی برائی ہے۔ تیسری شرط یہ بدکاری نہ کرو۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جس سے اللہ بھی ناراض ہوتا ہے اور معاشرہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ اسے کبیرہ گناہ شمار کیا جاتا ہے۔ چوتھی شرط قتل اولاد نہ کرو۔ اس شرط میں بھوک کے سبب یا غیرت کے نام پر بیٹیوں کو قتل کرنا ہے۔ پانچویں شرط کہ تم کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے، اس برائی سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور آپس میں رنجش پیدا ہوتی ہے۔ چھٹی اور آخری شرط یہ کہ بھلائی کے کاموں میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرو گے بلکہ ان کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔ اس انداز کی بیعت کرنے والے کامیاب ہوں گے اور اللہ کریم خوش ہو کر ہر عمل کا پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ان امور میں سے کسی کام میں کوتاہی کی یا نافرمانی کرتا رہا اور دنیا میں اس نے اپنے کئے کی سزا پالی تو وہ سزا اس کے لئے کافی ہوگی، قیامت کے دن رسوائی سے بچ جائے گا لیکن اگر دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے معاف کر دے اور چاہے سزا دے۔ گناہوں پر پردے ڈالنے کی صورت میں غالب گمان یہی ہے کہ اللہ معاف کر دے گا ہر مسلمان کو ان امور میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

درس قرآن

عبادت کا مفہوم

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ۵۶)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

عبادت کا لغوی معنی عاجزی اور انکساری ہے اور اسلام میں اس کا معنی انتہاء درجے کی محبت کے ساتھ انتہاء درجے کی عاجزی اور انکساری کرنا ہے۔ یہ اپنے معنی اور مفہوم میں بہت وسیع ہے۔ عبادت روزہ، رکوع اور سجود کا نام نہیں بلکہ جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے ایک سائل کے جواب میں عبادت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: العبادۃ اسم جامع لكل ما يحبه الله ويرضاه من الاقوال والاعمال الباطنية والظاهرة۔ عبادت ایک جامع لفظ ہے جو ہر اس چیز کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، وہ چاہے قول ہو یا عمل، مخفی ہو یا ظاہری۔

اگر ہم اس تعریف کو مد نظر رکھیں تو مسلمان کی ساری زندگی اللہ کی عبادت کا نام ہے، اس لئے وہ صرف وہی کرے گا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ سب سے بڑی عبادت توحید کا اقرار کرنا اور اس کو اپنانا اور شرک سے دور رہنا ہے۔ ایک مسلمان کی زندگی اس طرح ہونی چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (انعام: ۱۶۲-۱۶۳)

”کہہ دیجئے بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔“

اس آیت کریمہ میں سب سے افضل مسلمان کی زندگی کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ عبادت میں تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

(۱) **محبت:** والذین امنوا اشد حبا لله اور اہل ایمان، اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ (۲) **خوف:** فلا تخافوہم وخافونی ان کنتم مومنین پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ (اللہ) سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ (۳) **امید:** ویرجون رحمته ویخافون عذابه وہ اپنے رب کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اسی طرح عبادت کی شرائط بھی تین ہیں: (۱) ایمان، (۲) اخلاص، (۳) اتباع السنۃ۔ قول یا عمل جو ان تین شرائط سے خالی ہوگا وہ عبادت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادت کا مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بلدیاتی انتخابات

10 نومبر 2013ء بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ اور کابینہ کا مشترکہ اجلاس مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ متعدد جماعتی امور زیر بحث آئے اور فیصلے ہوئے۔ اس کی مفصل روداد آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ بلدیاتی انتخاب کے فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے جناب پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی تاہم مقامی جماعتیں کسی سیاسی جماعت کی پابندی سے متنبی ہوگی۔ اب جبکہ بلدیاتی انتخابات کی آمد آمد ہے۔ سیاسی و دینی جماعتیں اور ان کے کارکن، انتخابات کی تیاریوں میں پوری طرح مصروف ہیں۔ یقیناً انتخابات سے مقامی مسائل کے حل کے لئے عوام کو اپنی قیادت منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔ جمہوری نظام میں پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی حیثیت آئین ساز اور قانون ساز اداروں کی ہوتی ہے۔ مقامی سطح کے مسائل سے ان کا کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ چیئرمین اور کونسلر وغیرہ اپنے اپنے علاقے کی تعمیر و ترقی میں مصروف ہونے چاہئیں اور پارلیمنٹین حضرات ملکی اور قومی تعمیر و ترقی کے لئے قانون و آئین کی حکمرانی کی ضمانت بن جائیں گے۔ اس طرح فلاحی جمہوری معاشرہ قائم ہونے میں مدد ملے گی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ بلدیاتی ادارے، جمہوریت کی اولین درگاہ اور بنیاد تسلیم ہوتے آئے ہیں۔ عوام ان کے ذریعے اپنی جان و پچان کے اور قابل اعتماد نمائندوں کو چننے اور انہیں مقامی مسائل کے حل کی ذمہ داری سپرد کرتے ہیں۔ شہروں، قصبوں اور اضافی بستیوں کو، ان کے کینوں کیلئے سہولتیں مہیا کرتے اور آئے روز ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل حل کرنے میں بلدیاتی ادارے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان انتخابات کو سیاسی جماعتوں کی عوام میں مقبولیت کو جانچنے کا پیمانہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارے ہاں کے بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا معیار شروع سے ہی اصلاح طلب رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ ملک میں سیاسی ماحول کا کندہ، عسکری حکومتوں کی غلط پالیسیوں اور واضح اہداف کے تعین میں ان کی ناکامی کا اثر بلدیاتی اداروں پر بھی مرتب ہوا۔ شہروں کے بے ہنگم پھیلاؤ، ٹاؤن پلاننگ سے انحراف کا نتیجہ تھا۔ شہروں کے جو علاقے منصوبہ بندی کے تحت آباد کئے گئے ان میں اور بے قاعدہ آباد ہونے والے علاقوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ تاہم بلدیاتی اداروں کی عدم دلچسپی کے کچھ مظاہر جدید بستیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سیوریج کا نظام بے حد ناقص ہے۔ معمولی بارش میں بھی یہ بستیاں یا علاقے زیر آب آ جاتے ہیں اور کینوں کا آنا جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اکثر شہروں کی سڑکیں غیر معیاری ہیں۔ تجاوزات، گندگی اور کوڑا کرکٹ سے محفوظ نہیں۔ ترقی یافتہ اور مہذب ملکوں کے شہروں میں شہر سازی کے ساتھ روٹنگ سسٹم کو مساوی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس سسٹم کے تحت شہری علاقوں میں کسی قسم کا کوئی کاروباری ادارہ، دکان، سنور، فیکٹری یا کارخانہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے مقاصد کے لئے الگ علاقوں کی تخصیص کی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں اس اصول اور ضابطے کی کوئی پابندی نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں قائم ہیں جو ماحول کو آلودہ کرنے کا موجب ہیں۔ بعض اوقات آتشزدگی یا عمارت گرنے سے بہت سے المناک حادثے ہو جاتے ہیں۔ اس کے باوجود ان مسائل کا تدارک نہیں ہو رہا۔ بلدیاتی انتخابات کے بعد شہری نظام باشعور ہاتھوں میں آجانے سے یقیناً بہت سے مقامی مسائل حل ہونے میں مدد ملے گی۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم یافتہ، باصلاحیت، صالح اور دیانتدار افراد کو منتخب کیا جائے تاکہ مقامی سطح پر عوام کو درپیش مشکلات اور مسائل میں کمی لائی جاسکے اور ملک میں ایک عمدہ سیاسی کچر پروان چڑھ سکے۔ اس موقع پر مسلم لیگ اور دوسری سیاسی جماعتوں کے لئے لازم ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات کو ہر اعتبار سے کامیاب بنانے میں رائے دہندگان کی سہولتوں کو مدنظر رکھیں۔ ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی تنظیموں سے گزارش کریں گے کہ وہ مرکزی ہدایات کے مطابق الیکشن میں بھرپور حصہ لیں اور اپنی افرادی قوت و سیاسی حیثیت کا خوبصورت مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔

مدیر اعلیٰ
پیشرو انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 سال فوجی (مذہب خلیفہ)
- 9 شہید کون ہے؟
- 11 حدیث نبوی اور اہل حدیث
- 14 ہندوستان: توہم پرست سادھوؤں کا دلش
- 17 ماہِ محرم اور یوم عاشوراء
- 19 شری دم
- 21 یادِ رفگان (مولانا محمد سلیمان شاہ)
- 22 اخبار الجہاد

ادارت جمعہ کے تحت ہفت روزہ کے نام
اور تیس دنوں کے نام سے

ہفت روزہ ”اتحاد حدیث“
چوک محل حدیث (المعرفہ بقیچک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

دل اشتراک

- سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ دینی 535/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المسیرہ پرست ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھوڑ کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

مرکزی امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی صدارت میں منعقدہ مرکزی مجلس عاملہ و کابینہ کے مشترکہ اجلاس کے اہم فیصلے

10 نومبر 2013ء لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ و کابینہ کا مشترکہ اجلاس امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی صدارت میں اتوار کے روز مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر قرار دیا گیا ہے کہ تمام تر تحفظات کے باوجود طالبان سے مذاکرات کی کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ امریکہ طالبان سے تلخیوں اور دوریوں کا ذمہ دار ہے اور وہ افغانستان سے انخلا کے بعد بھارت کو وہاں طاقتور چھوڑ کر جانا چاہتا ہے جو پاکستان کی سلامتی کیلئے بہت بڑے خطرے کی علامت ہے۔ ڈرون حملے بند کرنے کیلئے حکومت کو موثر ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ نیٹو کی سپلائی بند کرنے کے حامی ہیں تاہم اس کا اختیار وفاقی حکومت کے پاس ہے۔ محرم الحرام سمیت دیگر مذہبی تہواروں کے موقعوں پر نکلنے والے جلوسوں کو چار دیواری تک محدود کیا جائے۔ اہل حدیث علماء کی مختلف اضلاع میں زبان بندی قابل مذمت ہے۔ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے مستقل بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی۔ تاہم مقامی جماعتیں کسی سیاسی جماعت کی پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔ طالبان امریکی دشمنی کا بدلہ قومی اداروں سے لینے کی بجائے بات چیت کا راستہ اختیار کریں۔ حکیم اللہ محمود پر حملہ پاکستان کی سلامتی، امن کوششوں اور مذاکرات پر حملہ تھا، جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ حکومت مہنگائی کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکی ہے، عوام کو فوری طور پر ریلیف دینے کیلئے اقدامات کی ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت کی امریکہ کے ساتھ ملکی سلامتی کے حوالے سے جرأت مندانہ پالیسی خصوصاً وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا صدر اوبامہ کے سامنے دلیرانہ موقف کا اظہار قابل تعریف ہے۔ اجلاس میں حاجی عبدالرزاق، مولانا عبدالملک مجاہد، علامہ زبیر احمد ظہیر، مولانا یسین راہی، مولانا فضل الرحمن مدنی، مولانا حنیف ربانی، حافظ عبدالستار حامد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، ڈاکٹر حماد لکھوی، مولانا عبدالحمید جہلمی، مولانا عرفان اللہ ثنائی، مولانا نجیب اللہ طارق، چوہدری یسین ظفر، مولانا محمد نعیم بٹ، میاں محمود عباس، رانا محمد خلیق خاں پسروری، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، رانا محمد نصر اللہ خاں، قاری عبدالستین اصغر، قاری محمد ارشد بیگم کوٹی، مولانا عبداللہ یوسف، مفتی عبدالستار الحماد، ڈاکٹر ذاکر شاہ، پروفیسر شیخ عتیق الرحمن، حافظ ذاکر الرحمن، حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ عمران عریف، محمد بشیر انصاری، قاری محمد یسین طہ سمیت دیگر نے شرکت کی۔

میڈیا سیل 106 راوی روڈ لاہور 0423-7729933

امیر محترم کی سعودی عرب روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ 10 نومبر کی شام کو سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ انیر پورٹ پر علماء کرام، احباب جماعت اور کارکنوں نے گرمجوشی اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ آپ سعودی عرب میں اپنے قیام کے دوران عمرہ کی سعادت کے ساتھ ساتھ ائمہ حرمین شریفین، مشائخ عظام اور دیگر مقتدر شخصیتوں سے ملاقات کریں گے اور اپنے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریبات میں شریک ہو گئے۔ (ادارہ)

عقیدہ ختم نبوت کا دفاع افضل ترین عبادت ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل کے سربراہ سینیٹر پروفیسر علامہ ساجد میر نے کہا ہے کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن جبکہ اسلامی مملکت کیلئے آستین کے سانپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ مگر میں ریاست کے اندر قادیانی ریاست قائم ہے، حکومت فوری اپنی رٹ قائم کرے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری فارغ کیا جائے۔ آل پنجاب ختم نبوت ﷺ کانفرنس نئی نسل کو قادیانیوں کے فتنوں اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں بارے آگاہ کرنے میں اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے علمائے اہلحدیث کی لازوال قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ چنانچہ مگر میں قادیانیوں کا تسلط ختم کر کے 129 ارب روپے کا واجب الادا ٹیکس فوری وصول کیا جائے۔ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع افضل ترین عبادت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام ملتان میں منعقدہ ختم نبوت ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ممبران قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، جمشید احمد دہی، صوبائی وزیر چوہدری عبدالوحید اراکین سمیت متعدد علمائے کرام، دانشور اور سیاسی مذہبی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ (روزنامہ نوائے وقت)

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد و مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خاندان پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

کمیشن پر کام کرنا

سوال

میں لوگوں کی اشیاء اجرت لے کر فروخت کرتا ہوں، کیا شریعت میں اس طرح کا کاروبار جائز ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کمیشن پر مال فروخت کرنا جائز نہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟

جواب

طے شدہ اجرت پر کسی کا مال فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ فریقین راضی ہوں اور کسی کے ساتھ دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی نہ کی جائے۔ امام بخاریؒ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”دلالی کی اجارت لینا“ (صحیح بخاری، الاجارات باب: ۱۴)

نیز فرمایا کہ حضرت ابن سیرین، حضرت عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی اور امام حسن بصریؒ (رحمہم اللہ) دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ نیز ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ”دلالی“ ایک باقاعدہ ادارے کے طور پر موجود تھی، رسول اللہ ﷺ نے اسے ختم نہیں فرمایا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم تاجروں کو ”سامرہ“ یعنی دلال کہا جاتا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں اس سے بہتر نام سے یاد فرمایا: ”اے تاجروں کی جماعت!“ (ابوداؤد، البیوع: ۳۳۲۶)

آپ نے دلالی کو ختم نہیں کیا بلکہ ان نقائص کی اصلاح فرمائی جو اس کاروبار میں موجود تھے، آپ نے فرمایا کہ کاروبار میں بہت سی باتیں بے جا اور لغو ہوتی ہیں نیز قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، اس کی تلافی صدقہ و خیرات سے کر دیا کرو۔ (نسائی، الامیمان: ۳۸۲۸)

اس کے علاوہ شہروں میں بڑے پیمانے پر اشیائے صرف دور دراز علاقوں سے آتی ہیں اور مال کے ساتھ تاجر موجود نہیں ہوتا، اگر ہوتا بھی ہے تو وہ سارا مال خود نہیں بیچ سکتا یا مقامی تجارتی پارٹیوں کے قابل اعتبار ہونے یا نہ ہونے کے متعلق اسے علم نہیں ہوتا، ایسے حالات میں اسے مقامی ایجنٹ حضرات کی خدمات انتہائی ضروری ہیں بصورت دیگر وہ اپنا مال منڈی میں نہیں بھیجیں گے۔ اس لئے دلالی کے کاروبار کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے دلالوں کے کاروبار کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ البتہ ایک حدیث سے اس کی ممانعت معلوم ہوتی ہے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی کیلئے خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے اس کی وضاحت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کیلئے دلال نہ بنے۔ (بخاری، الاجارہ: ۲۷۷۴)

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دلالی کا کاروبار جائز نہیں لیکن ہمارے رجحان کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ شہر کے ارد گرد اور آس پاس کے لوگ اگر اپنی اپنی زرعی پیداوار شہر میں بیچنے کیلئے لاتے ہیں تو ان کے درمیان مداخلت نہ کی جائے تاکہ وہ ان اشیاء کی خرید و فروخت فطری طریقے سے جاری رکھیں اور فریقین کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے۔ البتہ دوسرے علاقوں سے آنے والے شہری تاجر، ان ایجنٹ حضرات کی خدمات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ناجائز دلالی کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی والی دلالی ہو تو حرام اور ناجائز ہے اور اگر یہ برائیاں نہ ہوں بلکہ باہمی مفاد اور خیر خواہی مطلوب ہو نیز فریقین راضی ہوں تو جائز ہے بشرطیکہ اس کی شرح پہلے سے طے ہو اور اشیائے صرف سے دلال حضرات عمدہ مال اپنے لئے نہ رکھیں جیسا کہ آج کل منڈیوں میں ہوتا ہے۔

کعبہ کی قسم کھانا

سوال

قرآن و حدیث کی رو سے کعبہ کی قسم کھائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟

جواب

اللہ تعالیٰ کا گھر کعبہ شریف بھی اس کی مخلوق ہے اور مخلوق کی قسم اٹھانا جائز نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاؤ، وہ بھی صرف اسی وقت جب تم سچے ہو۔“ (ابوداؤد، الامیمان والذو: ۳۲۳۸)

امام نسائیؒ نے کعبہ کی قسم اٹھانے کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”کعبہ کی قسم (درست نہیں)۔ (نسائی، الایمان والند و، باب نمبر ۹)
اس سلسلہ میں انہوں نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو کیونکہ تم کعبہ کی قسم کھاتے ہو تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانے لگیں تو کہیں ”رب کعبہ کی قسم!“ (سنن نسائی، الایمان والند و: ۳۸۰۴)
اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ کعبہ کی قسم نہیں اٹھانا چاہیے بلکہ کعبہ کے رب کی قسم اٹھائی جائے۔ (واللہ اعلم)

بیوی و خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ کرنا

سوال

میں مالدار خاتون ہوں اور اپنے مال سے اپنے عزیز و اقارب کو تحائف دیتی ہوں اس سے میرا خاوند ناراض ہوتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ بیوی کیلئے ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں، وضاحت کریں؟

جواب

شریعت کی نظر میں میاں بیوی کی محبت اور باہمی یگانگت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس کام کو ناجائز ٹھہرایا ہے جو میاں بیوی کے درمیان بدمزگی کا باعث ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مال میں سے کسی کو عطیہ دے کیونکہ اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہے۔“ (ابوداؤد، البیوع: ۳۵۴۶)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے، آپ نے دوران خطبہ فرمایا: ”کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دے۔“ (سنن نسائی، الایمان والند و: ۳۷۸۸)

دوسری احادیث کے پیش نظر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ حکم وجوبی نہیں بلکہ استحبائی ہے تاکہ خاوند اور بیوی کے باہمی تعلقات کشیدہ نہ ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے بار بار رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کیا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتائے بغیر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لینے کا پروگرام بنایا تھا بلکہ اس سلسلہ میں بات چیت بھی کر لی تھی۔ اسی طرح حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتائے بغیر اپنی لونڈی آزاد کر دی تھی۔ (بخاری، الصبہ: ۲۵۹۲)
امام بخاریؒ کا بھی یہی رجحان معلوم ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے مال میں سے صدقہ کرنے کی تاکید کی تھی۔ (بخاری، الصبہ: ۲۵۹۰)

ممانعت والی حدیث میں یہ معنی بھی کیا جاسکتا ہے کہ اپنے مال سے مراد خاوند کا مال ہو جو بیوی کے تصرف میں ہوتا ہے، اس میں تو لازمی طور پر اجازت لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

اذان سننے کے باوجود دکان پر نماز پڑھنا

سوال

میں ایک دکان پر ملازم ہوں، ہماری دکان کے نزدیک ہی ایک مسجد ہے، جس کی اذان ہمیں سنائی دیتی ہے، لیکن ہمارا مالک کہتا ہے کہ تم دکان پر ہی نماز پڑھ لو کیونکہ گاؤں کا جھوم ہے، کیا ایسے حالات میں دکان پر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کا وصف بایں الفاظ بیان کیا ہے: ”جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد، اقامت صلوٰۃ اور اداء زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔“ (النور: ۳۷)

اس قرآنی ہدایت کے مطابق مالک دکان اور ملازمین کو چاہیے کہ اذان سننے کے بعد اپنے کاروبار کو ترک کر کے نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جو شخص اذان کی آواز سننے کے باوجود نماز کیلئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اس کے پاس کوئی شرعی عذر ہو۔“ (ابن ماجہ، الصلوٰۃ: ۷۹۳)

دکان پر گاؤں کی آمدورفت کوئی شرعی عذر نہیں جس کے لئے نماز باجماعت کو ترک کر دیا جائے۔ بلکہ ایک حدیث میں مزید صراحت ہے کہ تاپینا آدمی کو بھی گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ چنانچہ حضرت ابن ام کثوم رضی اللہ عنہ تاپینا صحابی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے پوچھا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا: پھر تم مسجد میں آکر نماز ادا کرو۔“ (صحیح مسلم، الصلوٰۃ: ۶۵۳)

ان احادیث سے نماز باجماعت کے واجب ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں ملازمین کو چاہیے کہ اذان سننے کے بعد اپنا کاروبار جاری رکھنے کے بجائے وہ مسجد میں آئیں اور نماز باجماعت ادا کریں۔ (واللہ اعلم)

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

سال نو کی نمود

جناب حافظ محمد سرور ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر

ہے۔ کیا تو یونہی حال مست ہو کر حد درجہ سرکشی اپنائے رکھے گا؟ کتنے ہی مہینے اور سال ہیں جو تو نے برباد کر ڈالے اور انہیں لہو و لعب کی سرستیوں میں جھونک چکا؟ کتنے ہی واجبات ہیں جن کا تو تارک ٹھہرا؟ اور کتنے حقوق ہیں جو تو نے پامال کئے؟

میرے پروردگار! تیری دہائی ہے! اے مسلمان! آخر کس لمحے کے لئے تو نے اپنی توبہ موقوف رکھی ہے؟ تو نے اپنی واپسی کو کس ساعت کیلئے اٹھا رکھا ہے؟ ﴿وَلَنْ يُوَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المنافقون: ۱۱) ”حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔“

گزرتے دن تیری عمر کاٹتے چلے جا رہے ہیں، تیری آرزو کی طولانیاں روز افزوں ہیں حالانکہ موت کا بچہ اچانک تجھے دبوچنے والا ہے۔ شب و روز کارواں پیہر تیرے دل اور بدن کو تراشتا چلا جا رہا ہے۔

موت تجھے پوری درد مندی سے پکارتی ہے کہ اے گھمارنے والے! میں تجھ سے، ہاں ہاں! تجھی سے مخاطب ہوں۔ تو کب تک بتلائے فریب رہے گا؟ آخر وہ کون سی گھڑی ہے جب تو اس روش سے باز آئے گا؟

اے بندگان الہی! انسان کی حالت کتنی تعجب خیز ہے کہ موت کی حقیقت کو مانتا ہے لیکن پھر بھی اسے فراموش کیے رکھتا ہے۔ اپنی تقصیر کا معترف ہے لیکن اس کے باوجود اسی میں سرمست ہے۔ اپنی صحت و تندرستی پر کس قدر نازاں ہے اور ان مثالوں سے آنکھیں بند کئے رکھتا ہے جو ہمیشہ اس کی نگاہوں کے سامنے ہیں؟

زوال پذیر، حقیر اور تلخ حقائق پر قائم اس دنیا سے چٹا رہتا ہے جس کا شہد کھمبوں کے ڈنک سے آلودہ ہے اور جس کا پھل کانٹوں سے بھرپور ہے، فریب خوردہ فرزند

تیزی سے طے ہوتا ہوا سفر اور خواہشات اور آرزوؤں کے پورے ہوئے بغیر عمروں اور زندگیوں کا فنا ہوتے چلے جانا ہے۔ ارشاد الہی ہے:

﴿يَقْلِبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (النور: ۴۳)

”وہ رات اور دن کا الٹ پھیر کر رہا ہے، اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لیے۔“

اے امت اسلامیہ! یہ دیکھو کہ تم ایک ایسے سال کو الوداع کہہ چکے ہو جس کے دن اور مہینے بیت گئے اور اب وہ حوالہ ماضی ہو چکا ہے، اس کے کاغذ اور قلم خشک ہو گئے اور اس میں کمائے گئے نیک یا برے اعمال سے اللہ خوب واقف ہے۔ چنانچہ مقام مسرت ہے اس شخص کیلئے جو استقامت کے ساتھ نیکیوں کی روش پر چلتا رہا اور افسوس ہے اس عصیاں شعار اور مجرم پر جس نے برائیوں کو گلے سے لگائے رکھا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَا تَغُرُّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ﴾ (لقمان: ۳۳)

پس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تم کو اللہ کے معاملے میں دھوکا دینے پائے۔“

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کندھے سے پکڑا اور فرمایا: ”دنیا میں یوں رہو گویا کہ کوئی پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر۔“

اللہ کے بندو! یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زندگی یقینی طور پر ختم ہو جانے اور انجام کو پہنچنے والی ہے۔

چنانچہ چونکہ وہ اس بات سے کہ کہیں دھوکے اور فریب کے اس گھر کی جانب مائل نہ ہو جانا، تیری حیثیت یہاں ایک راہی کی ہے، تجھے لامحالہ یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ ہائے افسوس اس آدمی پر جو نیند اور غفلت میں مدہوش ہے حالانکہ عمر سال بہ سال گزرتی چلی جا رہی

حمد و ثناء کے بعد، اے بندگان الہی!

بہترین بات جو بطور نصیحت کافی ہے، جو حق ہے اور جس میں کوئی نقص نہیں، یہ ہے کہ جلوت اور خلوت میں اللہ کا تقویٰ اپنایا جائے۔ چنانچہ اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ دنیا محض ایک گزرگاہ ہے اور تیزی سے اپنے انجام کی جانب بڑھ رہی ہے، اس کی حقیقت سراب اور فریب نظر ہے۔ اس میں موجود ہر بندہ یا تو نعمتوں اور اچھے ٹھکانے کی جانب بڑھ رہا ہے یا بدبختی اور وبال کی طرف۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَنْتَنظُرْ نَفْسًا مَّا قَلَّمْتُمْ لِعَدُوِّ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر: ۱۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے اُن سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔“

بہترین زاد راہ اللہ کا ڈر ہے، اس بات کو خوب سمجھ لو، چنانچہ مستعد ہو جاؤ اور لایعنی باتوں سے باز آ جاؤ، اللہ کا ڈر دونوں جہانوں کی دولت ہے، چنانچہ اس سے چمٹ جاؤ کیونکہ ایک لاچار غلام کی عزت اسی میں ہے۔

اے اہل اسلام! موجودہ وقت جس میں مادی مصائب کا بے ہنگم طوفان برپا ہے، دلوں پر غفلت اور تاریکیوں کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور وہ کھلی آیات اور نشانیوں سے منہ پھیر چکے ہیں، ان حالات میں سلیم الفطرت طبیعتیں بے تاب ہیں کہ عبرتوں سے بھرپور واشگاف اقوال اور حق کی جانب موڑ دینے والی نشانیں سے نصیحت حاصل کریں کہ جن کے ذریعے دل غفلت اور اعراض کی راہ چھوڑ کر پاکیزگی اپنائیں اور ان میں خشیت الہی جاگزیں ہو جائے۔

ایسی ہی نشانیں میں سے ایک نشانی مہینوں اور سالوں کا پے بہ پے گزرتے چلے جانا، گھڑیوں اور دنوں کا

ملے، وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ امت کی عظیم مصلحتوں کا خیال رکھنا، انسان اور اقوام کے حقوق کی پاسداری کرنا، امت کو آزمائشوں اور جنگوں کی تباہیوں سے دور رکھنا، حق کو نمایاں اور عدل کو مستحکم کرنا، آزادیوں کی پاسداری کرنا، خون کی حفاظت کرنا اور دنیا میں امن و سلامتی کے فروغ کیلئے امن عامہ اور اجتماعی سلامتی کا خیال رکھنا ایک مومن کی ذمہ داری ہے۔

تاکہ امن و سلامتی کے متعلق اور بین الاقوامی تنظیموں کے اصلاحی اور عملی کردار کے متعلق دنیا یکسر نا امید نہ ہو جائے اور اس سارے عمل کے دوران مومن کو چاہئے کہ دوہرے معیاروں سے اور باعثِ تنگ باتوں سے دامن بچائے۔ صلح ہو یا جنگ، سیاست ہو یا معیشت اور صنفِ نازک کا معاملہ ہو یا معاشرے کا، تمام معاملات میں اپنے اصول و قواعد پر سختی سے کاربند رہے۔ میانہ روی اور اعتدال کی روش اپنائے، تفریق، تعصب، تشدد اور ظلم و جبر سے کلی طور پر کنارہ کش رہے۔ جہل، افلاس اور تفرقہ و اختلاف کی بیماریوں کا مداوا کرنے کی سعی کرے اور علوم و معارف، تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ وحدت، اتفاق، اتحاد اور یگانگی کو پروان چڑھائے۔ ان مقاصد کیلئے جدید دور میں دستیاب ان تمام وسائل سے بھرپور فائدہ اٹھائے جن سے امت اسلامیہ یا ملک و ملت کی بہتری کا کوئی امکان ہو۔

ہمیں چاہئے کہ اس آیت کریمہ کو اپنا شعار اور پیمانہ بنائیں کہ

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهًا لَّا يَنْتَظِرُكُمْ﴾ (یوسف: ۸۷)

”اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔“

ہمیں چاہئے کہ صرف ایک واحد و تہا ذات سے حصولِ مدد کے لئے امید لگائیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْلِصْكُمْ مِنْ يَدَيْهِمْ﴾ (محمد: ۷)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جمادے گا۔“

کیا ہر جگہ ہمارے ساتھ اللہ کی مدد کا وعدہ نہیں ہوا؟

چار سوالات نہ پوچھ لئے جائیں کہ اس نے اپنی عمر کہاں لگائی؟ اپنا شباب کہاں لٹایا، اپنا مال کہاں سے سمیٹا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟“

یوں آدمی کے خلاف گواہی اس کے وجود سے ہی ہوگی اور ہر آدمی اپنے بھلے برے کام کا، اپنے لحات اور ایام کا اور اپنے مہینوں اور سالوں کا جواب دہ ہے۔

﴿لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾ (الاسراء: ۱۳-۱۴)

”ہر انسان کا شگون ہم نے اُس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے، قیامت کے روز ہم ایک نوشتہ اُس کے لیے نکالیں گے جسے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال، آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔“

باقی رہنے والی نیکیاں ہی اصل اثاثہ ہیں، انہی کی بناء پر ہم جنتوں میں بدلہ پائیں گے اور خوشی سے سرشار ہوں گے۔ مکمل کامیابی اپنے رب کی فرماں برداری ہے اس لئے کہ جو اس کا فرمان ہوتا ہے، حیران و پریشان اور بے یار و مددگار رہ جاتا ہے۔

اے اہل اسلام! اسلامی سال نو کی نمود کے اس مرحلے پر باوجودیکہ ہماری امت افتراق کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور ہمارے بھائیوں کو ظالموں اور دشمنوں کی طرف سے گونا گوں سختیوں اور نوع بہ نوع مصائب و آلام کا سامنا ہے تو ان حالات میں اس یقین کو مزید پختہ کرنے کی ضرورت ہے کہ امت کی عزت، نصرت اور قوت کا سارا سامان عقیدے پر مضبوطی سے کاربند ہونے اور ان تمام اخلاقی اقدار کو اپنانے میں پنہاں ہے جن کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

تمام تر معاصر چیلنجز کے باوصف امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دین کی سرفرازی، اپنے خطوں کے امن و امان، اپنی صفوں کے اتحاد اور غیروں کے ساتھ حکمت اور اعتدال کا معاملہ اپنانے کیلئے اپنی دینی اور تاریخی ذمہ داریوں کو بروئے کار لائے، غیروں کے ساتھ معاملہ بندی کرتے وقت نہ تو غلو، ظلم اور بے جا سختی کی کوئی گنجائش ہے اور نہ ہی ان سے بالکل الگ تھلگ رہنے کی۔ حکمت مومن کی کم شدہ میراث ہے جہاں سے بھی

آدم اسے جمع کرنے اور سیٹھنے میں لگا ہوا ہے اور کسی خیر خواہ کی نصیحت پر کان نہیں دھرتا۔ اے مبتلائے تقصیر انسان! شیطان کی فرمانبرداری کرنے، قیمتی وقت برباد کر دینے، خواہشات کے پندار میں الجھنے اور حق سے منہ موڑنے پر تجھے اس روز آخر کا بے کافس ہوگا کہ

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّخَصَّرًا ۖ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۚ وَيَحْدَرُكُمُ اللَّهُ نَفْسُهُ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران: ۳۰)

”جس دن ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا خواہ اُس نے بھلائی کی ہو یا برائی اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اس سے بہت دور ہوتا! اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔“

اے اہل ایمان! خوش بخت وہی ہے جو دنیا کو اپنے لئے ذخیرہ بناتا رہے، شب و روز نیکیاں کمائے، اپنے حساب کتاب اور اپنی قبر کی تیاری کرے اور روز قیامت کی ہولناکیوں سے اور آفتاب کے لب بام آ جانے سے لرزہ بر اندام رہے۔

اپنے دل کو ایک ایسے گھر کی رغبت سے بچائے رکھ جس نے بہت سے گردہوں کو دھوکا دیا اور وہ اسی کو منعہائے مقصود سمجھ بیٹھے۔

برادرانِ ایمان! تم ایک سال کو الوداع کہہ چکے ہو اور دوسرے کی دہلیز پر قدم رکھ چکے ہو، تمہیں چاہئے کہ اخلاص اور پشیمانی سے لبریز اور بچی تو بہ اللہ کے حضور پیش کرو، اپنا محاسبہ کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اپنے اعمال خود تول و قبل اس کے کہ تمہارے لئے میزان لگایا جائے۔ خود سے پوچھو کہ سال گزشتہ کو تم نے کیسے پتایا اور کہاں لگایا؟ تاکہ آنے والے وقت میں سابقہ غلطیوں کی تلافی ہو سکے۔

قسم ہے اللہ کی! دانا وہی ہے جو اپنی سانسوں کی نگرانی کرے اور خود کو سرفرازی کے کٹہرے میں کھڑا کرے، جو اپنے حواس پر پھرہ بٹھائے اور ان کا محاسبہ کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”روز قیامت فرزند آدم کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہلکیں گے جب تک اس سے

ہے۔ ”یعنی جس کسی نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر خدا نے انعام کیا، یعنی نبیوں، صدیقیوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کا۔“ (النساء: ۶۹)

احادیث میں تو یہ لفظ مقتول فی سبیل اللہ بکثرت آیا ہے۔ قرآن مجید میں شہید (بمعنی مقتول فی سبیل اللہ) کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے ہمیشہ ایک توضیحی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ”یعنی (دیکھو) اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے یا اپنی موت مر گئے تو اللہ کی طرف سے جو رحمت اور بخشش تمہارے حصے میں آئے گی یقیناً وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جس کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے تھے۔“ (آل عمران: ۱۵۷)

یعنی (اے پیغمبر!) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں ان کی نسبت ایسا خیال نہ کیا کرنا کہ وہ مر گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور وہ اپنے پروردگار کے حضور روزی پارہے ہیں۔ (آل عمران: ۱۶۹)

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں پس وہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ ان کو راہ دکھائے گا اور ان کے احوال کو درست کرے گا اور انہیں بہشت میں داخل کرے گا جس سے ان کو روشناس کر رکھا ہے۔“ (محمد: ۶-۳)

شہید کے معانی میں جو ارتقا نظر آتا ہے وہ شاہد کے معنوں میں موجود نہیں۔ شاہد کے معنی عدالت کے سامنے گواہی دینے والے کے ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں شہید کی اصطلاح خصوصی طور سے اس شخص کے لیے آئی ہے جو کفار اور اسلامی ریاست کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کر کے اپنی جان دے دیتا ہے اور اس طرح اپنے ایمان پر سچائی کی مہر لگا دیتا ہے۔ بے شمار حدیثوں میں ان انعامات کا ذکر آیا ہے جو جنت میں اس کی منتظر ہیں۔ اپنی قربانی سے شہید قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں منکر اور کبیر کے امتحان سے بچ جاتا ہے، نہ اسے ”گناہوں سے پاک کرنے والی آگ“ ہی (اور برزخ) میں سے گزرنا پڑے گا۔ شہدا جنت کے مختلف درجوں میں سے بلند ترین درجے پر پہنچ جاتے ہیں جو عرش الہی سے قریب ترین ہے۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے روایا میں جنت کے حسین ترین مسکن دارالشاہدہ کو دیکھا



شہید کون....؟

اطلاق خدا پر بھی ہوا ہے، مثلاً ﴿وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(آل عمران: ۹۸)

”یعنی حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا چشم دید گواہ ہے۔“

﴿وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (المائدة: ۱۱۷)
”یعنی اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی تکبہانی کرنے والا ہے۔“

پس شہید بھی اللہ کے اسماء حسی میں سے ہے۔ لسان العرب میں (بذیل مادۃ شہد) مرقوم ہے کہ شہید اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے کیونکہ وہ اپنی شہادت میں امین ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شہید وہ ہے جس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہ ہو، شہید بمعنی حاضر، شہید سے مراد نبی بھی ہے۔

﴿وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا﴾ (القصص: ۷۵)

یعنی ہم نے ہر امت میں سے ایک گواہ جن لیا، یعنی ہر نبی اپنی امت کے بارے میں گواہی دے گا۔

شہید بمعنی مقتول فی سبیل اللہ بھی ہے۔ شہید کی جہاں دوسری وجوہات بیان ہوئی ہیں وہاں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ (اللہ کی راہ میں مرنے والے یا قتل ہونے والے) کو اس لیے شہید کہتے ہیں کہ جاں فروشی کے صلے میں وہ یہ عزت و شرف پائے گا کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر وہ بھی گزشتہ امتوں کے بارے میں گواہی دے گا۔ دراصل شہید کا اطلاق تو اس شخص پر ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں دشمنان اسلام سے لڑتا ہوا مارا جائے۔ پھر اس کے معانی میں وسعت پیدا کر کے اس کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہونے لگا جو ہینے وغیرہ سے مر جائیں یا ڈوب کر مر جائیں، یا مکان وغیرہ کے نیچے آ کر مر جائیں وغیرہ۔

قرآن مجید میں لفظ شہید بمعنی مقتول فی سبیل اللہ صرف ایک ہی مرتبہ بصورت جمع (شہداء) استعمال ہوا

شہید کے لفظ پر بحث اپنی حدود سے تجاوز ہو کر طعن و تشنیع اور گالی گلوچ تک جا پہنچی ہے۔ ایسے میں ہم لفظ ”شہید“ کی علمی تعریف دائرہ معارف اسلامیہ سے قارئین کے سامنے رکھ رہے ہیں۔

شہید: عربی کا لفظ ہے، اس کی جمع ہے شہدا بمعنی گواہ اور راہ حق میں جان دینے والا۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال اکثر اس لفظ کے بنیادی اور ابتدائی معنوں میں ہوا ہے، یعنی گواہ کے معنوں میں۔ مثلاً

﴿وَاَمَّا كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ خَضَرَ يَعْقُوْبُ الْمَوْتَ اِذْ قَالَ لِنِسِيِّ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِي﴾ (البقرة: ۱۳۳)

یعنی کیا تم اس وقت چشم دید گواہ تھے جب یعقوب علیہ السلام کے سرہانے موت آکھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے پوچھا تھا ”میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟“

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلٰی النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِيدًا (البقرة: ۱۴۳)

”یعنی (مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں ایک درمیانی اور عادل امت بنا دیا تاکہ تم تمام انسانوں پر ”شہداء“ (سچائی کی) گواہی دینے والے بن جاؤ اور اللہ کا رسول تم پر گواہی دے۔“

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ﴾ (النور: ۶)

”یعنی جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام دھریں اور ان کے پاس ان کے اپنے سوا کوئی گواہ نہ ہوں۔“

﴿وَجاءت كل نفس معها سائق وشهيد﴾

(ق: ۲۱)

”یعنی (قیامت کے دن) ہر شخص اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک چلانے والا اور ایک گواہی دینے والا ہوگا۔“

اعتقاد کی بنا پر گواہی دینے کے سلسلے میں شہید کا

بہت سے فرقوں نے لفظ شہید کے اصلی اور قدیمی مفہوم کو سختی سے قائم رکھا، مثلاً خوارج حکومت وقت کے خلاف جسے وہ غیر صالح سمجھتے تھے لڑتے وقت والہانہ طریق سے موت کو لبیک کہتے تھے، حالانکہ رائج العقیدہ علمائے دین قانون اضطرار کے تحت خروج کو فتنہ سمجھ کر اس سے بچتے تھے۔ شیعوں کے ہاں شہادت مخصوص اہمیت کا ایک خاص کردار ادا کرتی ہے۔ ان کے نزدیک حضرت امام حسینؑ کامل اور اتم درجے کے شہید ہیں، شہدا کے بادشاہ ”یعنی شاہ شہدا یا شاہ شہیداں ہیں۔ تاریخ شہدا کے سلسلے میں ایک ضخیم ادبی ذخیرہ موجود ہے۔

شہدا سے عقیدت کا بے پایاں اظہار پاکستان اور بھارت کے بعض حصوں میں بہت نمایاں ہے۔ (شاید اس وجہ سے کہ ہندوستان میں اسلامی فتوحات کا ایک طویل سلسلہ رہا جس میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت نے بھی خاصا حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جس کثرت سے شہید کا استعارہ ہندوستان کی فارسی اور اردو شاعری میں موجود پاتے ہیں اس قدر ایران و توران کی فارسی شاعری میں بھی نظر نہیں آتا۔ جب مغلوں نے لاہور کو تخت و تاراج کیا تو جس جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا اسے گنج شہیداں کہا گیا، بعد میں کچھ عام عمارتیں بھی اس نام سے موسوم ہوئیں۔

شہید کی عزت و عظمت کو دیکھتے ہوئے غیر مسلم طبقات نے بھی اس خالص اسلامی اصطلاح کو اختیار کر لیا، سکھوں میں ”شہیدی جتھہ“ موجود ہے۔ ہندو بھی اپنے ہیروز کو جو کسی معرکہ میں ہلاک ہوئے ہوں ”شہید“ کہتے ہیں اور سیاسی تاریخ میں تو بے شمار سیکڑ ”شہید“ بھی موجود ہیں۔

جبکہ ”فرہنگ آصفیہ“ میں لکھا ہے کہ

شہید اسم مذکر: گواہ، گواہی میں امانت دار، خدا کی راہ میں قربان ہونے والا، وہ شخص جو حق پر جان دے دے، وہ شخص جو ناحق مارا گیا ہو۔ مقتول راہ خدا۔

غسل میت کی شہیدوں کو ترے کیا حاجت بے نہائے بھی نکھرتے ہیں نکھرنے والے ☆ وہ شخص جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، عالم الغیب، خدائے تعالیٰ، بقاعدہ تجرید: مقتول، کشتہ، مذبح، قربان، فدا، عاشق مقتول، جیسے ”شہید تبسم“

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل شہید ناز کی تربت کہاں ہے؟

باقی صفحہ ۱۸

سے بہتر کہا گیا ہے۔ مثلاً روزہ داری، اقامت الصلوٰۃ، تلاوت قرآن، والدین کے ساتھ احسان، تحصیل حاصل میں دیانت و امانت، تحصیل علم، یہ تمام اعمال فی سبیل اللہ ہیں۔ یہ اصطلاح بھی جنگی فتوحات کے بتدریج بند ہو جانے کے بعد اپنے جنگی معنوں سے اسی طرح پر امن مفہوم میں منقلب ہو گئی، جس طرح کہ لفظ شہید کے معنوں میں تدریجی تبدیلی ہوئی ہے اور ان کی بنا پر لوگ ان مراعات میں شریک ہونے کے حقدار ہو سکتے ہیں جن کا دیے شہدا سے وعدہ کیا گیا ہے۔ خود شہید کے تصور میں بھی ایک اہم وسعت پیدا ہو گئی، جس کا پتا جزوی طور پر احادیث سے بھی ملتا ہے، یہاں تک کہ آخر کار ہر وہ شخص جو خارجی تشدد کے باعث غیر طبعی موت کا شکار ہوا اور جس پر دیکھنے اور سننے والوں کو رحم آئے، علامۃ المسلمین کے نزدیک شہید تصور ہونے لگا۔ ان معنوں کو ہر وہ شخص جو کسی (شدید) مرض ازم طاعون وغیرہ سے مر جائے یا ”پیٹ کی بیماریوں“ میں مبتلا رہ کر فوت ہو، شہید تصور ہوتا ہے، ہر شخص جو خارجی تشدد سے غیر طبعی موت مرے، مثلاً فاقہ کشی، پیاس، غرقابی، زندہ درگور ہونا، زہر خورانی یا بجلی کے گرنے سے موت واقع ہونا، قزاقوں کے یا وحشی جانوروں کے ہاتھوں موت، یا وضع حمل کے وقت ماں کا وفات پا جانا، نیز کسی نیک کام کرنے کے دوران میں کسی کا فوت ہونا، مثلاً حج، یا دیار غیر میں جہاں اس کے عزیز یا دوست اور والی وارث موجود نہ ہوں مر جانا یا ایسے سفر میں موت کا واقع ہونا جو سنت کے مطابق ہو یا بحالت نماز فوت ہونا یا مسلسل وضو کے نتیجے میں فوت ہونا یا جسے کی رات میں راہ نور عدم ہو جانا یا علم دین کی طلب و تحصیل کے دوران میں چل بسنا یا مظلوم کی حمایت میں مارا جانا یا ظالم کے رو برو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کی پاداش میں قتل کر دیا جانا۔ یہ سب شہید کی موتیں ہیں، مزید برآں اگر کوئی شخص اپنی نفسانی خواہشوں کا مقابلہ کرنے کے جہاد اکبر میں ختم ہو جائے تو وہ بھی شہید ہے۔

مزید برآں جب ہم کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ شہید کا لفظ سلاطین کے لیے بھی استعمال ہوا ہے تو اس سے استعمال کی عمومیت کا احساس ہوتا ہے اور اس کی حیثیت ایک اچھے یا نیک لفظ سے زیادہ کچھ نہیں رہ جاتی۔

تھا۔ شہید کے زخم، جو اسے جہاد میں لگتے ہیں روز جزا میں خون کی طرح سرخ ہو جائیں گے اور چمکیں گے اور ان میں سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ جنت کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی زمین پر واپس نہیں آ سکے گا، لیکن ان مخصوص مراعات کی بنا پر جو اسے شہادت کی وجہ سے جنت میں حاصل ہوں گی وہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں آ کر دس مرتبہ پھر شہید ہو (لیکن اسے اجازت نہ ملے گی)۔ شہدا مرنے کے ساتھ ہی تمام گناہوں کی سزا سے بری کر دیے جاتے ہیں۔ بعض روایات میں تو وہ ہمیں دوسرے آدمیوں کی شفاعت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ تو پہلے ہی سے پاک ہیں، اس لیے تمام مسلمانوں میں صرف وہی ایسے ہیں جنہیں دُفن سے پہلے غسل نہیں دیا جاتا اور اس موضوع کو فقہ میں خاص جگہ حاصل ہے۔

فقہ کی کتابوں میں شہید کی بحث باب الصلوٰۃ کے تحت نماز جنازہ کے سلسلے میں آتی ہے اور مختلف مکاتب فکر و اجتہاد میں اس بارے میں رائے کا جو اختلاف پایا جاتا ہے ان سب کا محور یہی مسئلہ ہے کہ شہید کو غسل دینا چاہیے یا نہیں؛ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں، یا اسے اس کے خون آلود کپڑوں ہی میں دُفن کیا جائے یا نہیں وغیرہ۔ ان تمام مسائل میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس چیز میں امتیاز کرتے ہیں کہ آیا شہادت اس دنیا کی خاطر ہوئی ہے یا آخرت کی خاطر یا دونوں کی خاطر، کیونکہ ایک اخلاقی عمل ہونے کے لحاظ سے اس کے جانچنے کا معیار صدق نیت ہی ٹھہرے گا۔ (دوسری طرف وسیع معنوں کے لحاظ سے شہدا کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص زخم کھانے کے باوجود لڑائی کے اختتام تک زندہ رہے اور مرنے سے پہلے اپنے بعض امور کو سرانجام دے لے تو قانونی اعتبار سے اس پر شہید کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ بعض اوقات ہمیں کتاب الجہاد میں فی فضل الشہادۃ کے عنوان سے باب ملتے ہیں، جہاں شہادت کی فضیلت حدیث ہی کے انداز میں بیان ہوئی ہے۔

شہادت کی اس فضیلت سے شہید کی موت میں بھی ایک خاص عظمت و جلالت پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول پاک ﷺ اور حضرت عمر فاروقؓ نے اس کی خواہش کی۔ اسی لیے پر امن اخلاقی فرائض کو رضا کارانہ موت کے برابر بلکہ اس



جناب ڈاکٹر فیض احمد بھٹی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

حدیث نبویؐ اور اہلحدیث

۳۱ جن لوگوں (صحابہ کرامؓ) نے قرآن کی تدوین و روایت کی، انہی لوگوں نے حدیث کی بھی تدوین و روایت کی۔

۳۲ قرونِ مفضلہ (دور نبوت، دور صحابہ، دور تابعین) میں تمام مسلمان لوگ جس طرح قرآن کو حجت فی الدین سمجھتے تھے اور اس کے مطابق فتویٰ و قانون جاری کیا کرتے تھے، بالکل اسی طرح حدیث کو بھی حجت فی الدین جانتے اور اسکے مطابق فتویٰ و قانون جاری کیا کرتے تھے۔

۳۳ الفرض جس طرح اللہ کریم نے اپنے قول ((إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون)) میں قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، بالکل اسی طرح اپنے ایک دوسرے قول ((ثم إن علينا بيان)) میں قرآن کی تبیین یعنی حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کی ضمانت بھی دی ہے۔

تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دونوں (قرآن اور حدیث) کی نوعیت و مصدر ایک ہے، نوعیت ابتدا ایک ہے، نوعیت نزول زمان و مکان ایک ہے، نوعیت تدوین و روایت ایک ہے، نوعیت اعتبار و حجت ایک ہے تو پھر قرآن کا اقرار کیوں اور حدیث کا انکار کیوں؟؟؟

قارئین! یہ بات تو ہو رہی تھی کہ حدیث شریف کا آغاز کب ہوا اور اسکی اہمیت کیا ہے؟ اب ایک دوسری حدیث شریف کا مطالعہ کرتے ہیں جو ہمیں اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ جب سے حدیث ہے تب سے حدیث کو ماننے والے اہلحدیث ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ((لا یزل طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة)) جامع الترمذی (قال ابن المدینی ہم أصحاب الحدیث) ”میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور اللہ کی مدد کی حقدار ٹھہرے گی۔ ان کو بدنام کرنے والا نقصان نہیں دے سکے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔“

استاذ المحدثین علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں: (اس حدیث میں جماعت سے مراد) اصحاب الحدیث ہی ہیں۔ امام اہل سنت احمد بن حنبلؒ نے بھی فرمایا کہ اس جماعت سے مراد اہلحدیث ہیں۔

بات کی واضح دلیل ہے کہ زمانہ نبوت و خلافت میں صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی زیر اتباع مسلک تھا اور یہی چیز دنیا و آخرت کی کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ تھی اور ہے۔

حدیث پاک کا متن ملاحظہ فرمائیں ((...وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفرقت أمتی علی ثلاث و سبعین ملة کلهم فی النار إلا ملة واحدة قالوا من هی یارسول الله؟ قال ما أنا علیہ و أصحابی)) جامع الترمذی۔

اس حدیث مبارک کے مطالعے سے دو چیزوں کا پتہ چلتا ہے کہ (۱) رسول کریم ﷺ نے اپنے بعد میں آنے والے لوگوں میں اس جماعت کو کامیاب و کامران قرار دیا جو اس چیز پر عمل پیرا ہوگی جس پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام عمل پیرا تھے۔ (۲) یہ ثابت ہوا کہ اس زمانے (دور نبوت) میں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ صرف قرآن و حدیث پر ہی عمل پیرا تھے نہ کہ کسی اور چیز پر کیونکہ اس زمانے میں کسی فقہی مذہب یا تقلید تو دور کی بات ائمہ اربعہ وغیرہ میں سے بھی کسی کا وجود تک نہ تھا۔

قارئین! یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ایک بہت بڑی غلط فہمی دور ہو جائے جو کہ بعض حضرات کے ذہن میں پیدا ہو گئی ہے یا ڈال دی گئی ہے کہ جی! قرآن مجید کی حفاظت تو اللہ نے اپنے ذمے لی ہے جبکہ حدیث رسول ﷺ کی تو کوئی ضمانت نہیں وغیرہ۔ مذکورہ غلط فہمی کے ازالے میں ہم یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ:

۱ جن ذات (نبی کریم ﷺ) پر قرآن نازل اور اسکی زبان پر جاری ہوا، اسی ذات کی زبان سے حدیث بھی جاری ہوئی۔

۲ جس زمان و مکان میں قرآن کی ابتدا و تکمیل ہوئی، اسی زمان و مکان میں حدیث کی بھی ابتدا و تکمیل ہوئی۔

قارئین! غار حرا میں جس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے آنجناب حضرت محمد ﷺ کو مخاطب ہو کر یہ الفاظ فرمائے کہ:

((اقرأ باسم ربك الذی خلق...)) سورة العلق تو ان الفاظ سے قرآن مجید کی ابتدا ہوئی۔

جبکہ دوسری جانب عین اسی وقت رسول کریم ﷺ نے جو ابا جہل الفاظ صادر فرمائے وہ یہ تھے: ((ما أنا بقارئ...)) صحیح البخاری۔ مذکورہ الفاظ سے حدیث کی ابتدا ہوئی۔

یعنی دوسرے قرآن کا آغاز ہوا ((اقرأ باسم ربك الذی خلق...)) اور دوسرے حدیث کا آغاز ہوا ((ما أنا بقارئ...))۔

ثابت یہ ہوا کہ دونوں چیزوں (قرآن و حدیث) کا آغاز و ابتدا ایک ہی وقت اور مقام میں ہوا۔ قارئین! اب اگلی بات کی طرف آئیے وہ یہ کہ اس ابتدائی وحی (قرآن و حدیث) کی دعوت پر جن حضرات نے لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا جیسا کہ حضرت خدیجہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ، وغیرہ تو یہ وہ لوگ تھے جو قرآن و حدیث کو ماننے والی سب سے پہلی جماعت تھی۔

اس مذکورہ بالا قسے کو تمام محدثین بالخصوص امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری شریف کی ابتدا میں روایت فرمایا ہے۔ جس سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ جب سے قرآن ہے تب سے حدیث ہے اور جب سے حدیث ہے تب سے قرآن و حدیث کے ماننے والے اہلحدیث ہیں۔

چنانچہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اہلحدیث کل کی پیداوار ہیں، انہیں اپنے اس احمقانہ خیال پر کچھ غور کرنا چاہئے۔ نیز اس قسم کے غلط پراپیگنڈے سے احتساب کرنا چاہیے۔

علاوہ ازیں امام ترمذیؒ نے اپنی جامع ترمذی کے اندر ایک عظیم الشان حدیث پاک نقل فرمائی ہے جو اس

ہے۔۔۔ بلکہ حق اور سچ بات یہ ہے کہ جب سے قرآن ہے، تب سے حدیث ہے، اور جب سے حدیث ہے، تب سے الہمدیث ہیں، اور جب سے الہمدیث ہیں تب سے دعوت الہمدیث یعنی قرآن و حدیث ہے۔

لقب (الہمدیث) کا مفہوم ومعنی یہ ہے کہ قرآن مجید اور نبی ﷺ کے قول، فعل (سنت) باتقریات اور شامل خلقی وخلق کو ماننے والے لوگ۔ جبکہ دیگر القابات میں یہ جامعیت اور شمولیت نہیں پائی جاتی۔

قارئین! یہاں ہم مولانا حافظ عین الباری کلکتہ کی گفتگو سے کچھ اقتباس ذکر کرتے ہیں، جسے سرمایہ الہدیٰ جناب بشیر انصاری صاحب نے اپنی کتاب (تحریک الہدیٰ) میں نقل فرمایا ہے، جو کہ ہماری مذکورہ وضاحت کی بڑے احسن اور مدلل انداز میں تشریح و تائید کرتا ہے۔

”الہمدیث مروجہ مذاہب کی طرح کوئی مذہب نہیں اور نہ ہی مختلف فرقوں کی مانند کوئی فرقہ ہے، بلکہ الہمدیث ایک تحریک کا نام ہے اور وہ تحریک ہے زندگی کے ہر شعبے میں قرآن و حدیث کے مطابق خود عمل کرنا اور دوسروں کو ان دونوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلانا۔۔۔۔۔“ نیز آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: ”لفظ الہمدیث دو لفظوں سے مرکب ہے، ایک اہل اور دوسرا حدیث۔ عربی لفظ ”اہل“ کا معنی ہے ”والا“ اور عربی لفظ ”حدیث“ کا معنی ہے ”قرآن و حدیث“ اس لئے الہمدیث کا ترجمہ ہوا قرآن و حدیث والا۔

چنانچہ قرآن کو بھی حدیث کہا گیا ہے جیسے ((اللہ نزل أحسن الحديث)) یعنی اللہ نے بہترین حدیث نازل فرمائی۔ کفار مکہ کہتے تھے کہ قرآن، محمد ﷺ کا کلام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ((فلما توا بحديث مثله إن كانوا صادقين)) یعنی وہ لوگ اپنے دعوے میں اگر سچے ہیں تو اس کی طرح کچھ کلام تو پیش کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی قرآن کو حدیث کہا ہے جیسے ہر خطبے میں آپ ﷺ فرماتے تھے: ((فان خیر الحدیث کتاب اللہ)) (مسلم ص 284، مشکوٰۃ 27) یعنی بلاشبہ سب سے بہترین حدیث، اللہ کی کتاب (قرآن حکیم ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کے علاوہ نبی ﷺ کے کلام کو بھی

حدیث بالخصوص تحریف و تبدل سے محفوظ و مآصون ہے۔
 وطن عزیز پاکستان میں بھی یہ جماعت، اہل
 حدیث کے نام سے موجود ہے جو واقعتاً طاقتور
 قائمہ علی الحق ہے۔

اس جماعت (مسکک الحمدیث) نے الحمد للہ نابذہ روزمفسرین، عظیم محدثین، راجح العلم شیوخ الحدیث، جید فقہاء، شعلہ نوا خطباء، نامور مناظرین، کامیاب محققین و مولفین، ممتاز مذہبی اسکالرو دانشور، جید علماء کرام اور غازیان اسلام پیدا کئے ہیں کہ جنہوں نے سرزمین پاکستان میں خصوصاً اور پوری دنیا میں عموماً تقریری، تحریری اور عملی ہر اعتبار سے قرآن و حدیث کی روشنی کو پھیلانے اور دفاع اسلام کیلئے اپنا جان، مال اور وقت صرف کیا۔

یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان میں اہلحدیث حضرات جو کہ صرف اور صرف اللہ کے قرآن اور نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کو اپنا محور اتباع جانتے اور مانتے ہیں، کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

قارئین! پاکستان میں سب سے بڑی جماعت جو کہ طائفہ منصورہ کی صورت میں مسلک الہمدیث کی نمائندگی کر رہی ہے، وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہے۔

مرکزی جمعیت الہمدیث پاکستان نے موجودہ زمانے میں جو سب سے بڑی ذہنی، مسلکی اور ملکی خدمت سرانجام دی ہے وہ پیغام TV چینل کا قیام ہے۔ جسکے ذریعے پوری دنیا میں خالص قرآن و حدیث کا پیغام بدستور جاری و ساری ہے۔

مسئلہ الہدیث (قرآن و حدیث) کی دعوت کو ہر پہلو سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنا الہدیث کی خدمات جلیلہ کا مظہر ہے۔ اس پر فتن دور میں امت مسلمہ کو شرک و بدعات سے بچا کر توحید و سنت کی طرف راغب کرنا الہدیث حضرات کا ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے جو کسی اور جماعت کو نصیب نہیں۔ جبکہ تحریک خلافت، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت وغیرہ کیلئے اہل حدیث نے جو قربانیاں دیں اسکی نظیر نہیں ملتی۔

قارئین! دلائلِ نقلیہ اور عقلیہ آپ کے سامنے ہیں
اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ
الجدیث کل کی پیداوار اور ایک نیا فرقہ ہے۔۔۔ کیا انکی
یہ بات صحیح ہے یا محض ایک جھوٹا پراپیگنڈہ اور بہتانِ عظیم

اب اس حدیث مبارکہ میں بالکل واضح ہے کہ ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی جماعت ایسی ضرور ہوگی جو مسلکِ حق قرآن و حدیث کی متبع ہوگی اور دینی معاملات میں وہ کسی کی مخالفت کی پروا نہیں کرے گی۔

چنانچہ سب سے پہلی حق اور سچی جماعت صحابہ کرامؓ کی تھی جنہوں نے اللہ کے قرآن اور نبی کریم ﷺ کی حدیث کو اپنا محور و مسلک بنایا اور پھر اس کی دعوت کو پوری دنیا میں پھیلا یا۔

مؤرخ الہدیث جناب محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ”برصغیر میں الہدیث کی آمد“ میں مسند تاریخی کتب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں ”کہ الہدیث کی سب سے پہلی جماعت یعنی اصحاب رسول ﷺ قرآن و حدیث کی دعوت لے کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچے۔ جبکہ حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت کے مابین تقریباً دس عدد صحابہ کرام، 25 تابعین اور 44 تابع تابعین سرزمین پاک وہند میں بھی پیغام حدیث لے کر وارد ہوئے۔“

قارئین! یہ وہ زمانہ تھا جب مردِ فقہی مذہب یا تقلیدِ ائمہ کا نام و نشان تک نہ تھا، بلکہ ائمہ حضرات کی پیدائش سے مدتوں پہلے خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں دعوتِ قرآن وحدیث کسی نہ کسی اعتبار سے دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ چکی تھی۔

یہ دعوت پہنچانے والے حضرات کون تھے۔۔۔؟
وہ الحمد للہ ہی تو تھے جنہیں دور نبوت و خلافت میں صحابہؓ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ بعد از صحابہؓ انہیں تابعین کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ اس کے بعد تبع تابعین کے لقب سے اور پھر انہیں ائمہ دین و محدثین کے القاب وغیرہ سے پکارا جاتا رہا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنا ہر قول، فعل اور عمل حدیث رسول ﷺ کے مطابق بسر کیا۔

قارئین! اللہ کریم کے وعدے اور رسول کریم ﷺ کی مذکورہ حدیث میں عظیم پیش گوئی کے مطابق آج بھی دنیا کے ہر مقام پر کوئی نہ کوئی ایسی جماعت ضرور موجود ہے جو کہ اللہ کے قرآن اور نبی ﷺ کی حدیث کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے، اگرچہ ان کے مقامات والقباط مختلف ہیں مگر پیغام دعوت اور منہج ایک ہی ہے۔ انہی حضرات کی برکت سے آج بھی قرآن بالعموم اور

جنم ہونے کا نظریہ ہندووانہ عقیدہ ہے۔ کراچی یونیورسٹی کے طلبہ پر کی جانوالی ایک تحقیق کے دوران طلبہ کو مختلف مذہبی مقامات کی تصاویر دیکھائی گئیں۔ حیران کن طور پر یہ طلبہ زیادہ تر ہندو دیوی دیوتاؤں اور مندروں کو پہچاننے میں کامیاب رہے جبکہ انہیں گنبد خضراء، مسجد اقصیٰ سمیت کئی اسلامی مقامات مقدسہ کی پہچان تک نہ تھی۔ ہم اگر آج لکھتے اور بولتے ہوئے کسی نیک انسان کو دیوتا قرار دے دیتے ہیں تو غور کرنا چاہیے کہ کہیں اس کے پیچھے بھی ہمارے اوپر مسلط ہوتے ہندووانہ الفاظ اور ثقافتی یلغار تو نہیں۔ آپ پاکستان کے تقریباً ہر اخبار میں ستاروں کا حال پڑھ سکتے ہیں جبکہ دوست بنانے سے پہلے ستاروں کی پوچھ گچھ بھی انڈین فلموں اور ڈراموں میں کنڈیلیاں ملائے ہندو پنڈتوں کے باعث ہی ممکن ہوا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ بھارت مذہبی طور پر ہے اور اس کا اظہار وہاں کے ہر ہر شعبے سے واضح ہے۔ یہ ایک پیغام ہے ان لوگوں کے لیے جو بھارتی میڈیا اور بالی وڈ کی چکاچوند سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہیں اور امیدیں و توقعات لگائے بیٹھے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی کہ جو محض ملک کے اندر کسی گروہ کے ساتھ نظریاتی اختلاف کی بنا پر بھارتی دوستی کا دم بھرتے نہیں سمجھتے۔ ہمارے ہاں تو امن کی آشا کے علمبردار اور نام نہاد سکالرز بھارت کو ترقی یافتہ، سیکولر اور تہذیب و ثقافت کا گہوارہ تسلیم کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ جبکہ ہندو مذہب کا اس کی خارجہ پالیسی، داخلی معاملات اور معاشرت میں اثر و رسوخ بڑھتا جا رہا ہے، ہمیں بھارتی معاشرے کے اس بدلنے ہوئے رجحان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ملکی پالیسیاں ترتیب دینے کی ضرورت ہے جبکہ دوسری جانب اس کو عوامی سطح پر ہونیوالے بحث مباحثے اور میڈیا پر مذاکروں کا موضوع بنانا چاہئے تاکہ ہم اس صورتحال کا بہتر ادراک کر سکیں اور اس کے پاکستان پر ہونیوالے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔ پاکستانی معاشرے پر پڑنے والے بڑے اثرات کا تدارک کر سکیں۔

ضرورت مند متوجہ ہوں

ایک عمر رسیدہ خطیب ان دنوں فارغ ہیں۔ ضرورت مند رابطہ کریں۔ 0342-4242845

خدمات حدیث (محقق العصر جناب ارشاد الحق اثری)
 ① برصغیر پاک و ہند میں علماء اہلحدیث کے علمی کارنامے (جناب عبدالرشید عرقی)
 ② تحریک ختم نبوت (جلد ۲) (صاحبزادہ ذاکر بہاؤ الدین)
 ③ تحریک اہلحدیث انکار و خدمات (جناب بشیر انصاری ایم اے)
 ④ لقب اہلحدیث (غازی اسلام رانا محمد شفیق پسروری)



ہندوستان اقوم ہم پرست

سے بھی 98.7% وہ ہیں جو نچلے درجے کے ملازمین میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستانی مسلمانوں میں خواندگی کی شرح بھی باقی ہندوستانیوں کی شرح خواندگی سے بہت کم ہے۔ ایک طرف ہر شعبے میں ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ یہ رویہ رکھا جاتا ہے تو دوسری طرف گاہے بگاہے ہندو مسلم فسادات کے ذریعے ان کی نسل کشی کی جاتی ہے کیوں کہ ان فسادات میں ہمیشہ نقصان صرف مسلمانوں کی جان و مال کا ہی ہوتا ہے۔ اب تو بھارتی کانگریس کے جو ہمارا ہول گاندھی نے اپنی ایک تقریر میں باقاعدہ طور پر بی بی جے پی پر کئی علاقوں میں فسادات کا الزام لگایا ہے۔ خدشہ ہے کہ بی جے پی اور دیگر مذہبی جماعتیں ہندو مسلم فسادات کی آڑ میں انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ دوسری جانب کانگریس حکومت بھی الیکشن جیتنے کے لئے مذہب اور پاکستان مخالف اقدامات کا سہارا لے رہی ہے۔ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کا شوشا ایک بار پھر پوری شدت کے ساتھ چھوڑ دیا گیا ہے۔ بھارت میں بڑھتی ہوئی مذہبی بنیاد پرستی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ محض چند مسخ حقائق کی بنیاد پر لکھی گئی کتابوں کی بنیاد پر تاریخی مساجد شہید کی جا رہی ہیں۔

بھارت میں ہندو تو ہم پرستی کا فروغ اور بڑھتا ہوا مذہبی رجحان پاکستانی معاشرے پر بھی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ پاکستانی تاریخ کے کامیاب ترین شیخ ڈرامے کا نام ”جنم جنم کی میلی چادر“ تھا اور سب جانتے ہیں کہ مختلف

قرآن مجید میں حدیث کہا گیا ہے جیسے ((واذ اسر النبی الی بعض أزواجه حدیثاً)) یعنی جب نبی ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کے پاس ایک بات کو پوشید رکھا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے کلام کو حدیث کہا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے ((نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثاً فحفظہ حتی یبلغہ)) (ابوداؤد ج 2، ص 159۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اس کو یاد رکھا یہاں تک کہ اس کو دوسروں تک پہنچا بھی دیا۔

علامہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی فرماتے ہیں کہ جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ کی بات چیت، کام کاج اور ہر اس معاملے کو جو آپ ﷺ کے سامنے ہوا مگر آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا، بلکہ خاموش رہ کر اس کو جائز قرار دیا۔ (مقدمہ مشکوٰۃ، ص ⑤) مذکورہ بالا تشریح سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عربی لفظ ”حدیث“ کا معنی اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کا کلام حدیث شریف دونوں ہی ہیں، لہذا ”اہل حدیث“ کے معنی ہوئے قرآن و حدیث والا۔ پس جو شخص قرآن و حدیث دونوں کو مانتا ہے اور ان دونوں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اہل حدیث ہے۔“

قارئین! زیر بحث موضوع بحر یکراں ہے، اندرون اور بیرون ملک سے دوست احباب اکثر اس بارے میں ہم سے استفسار کرتے رہتے ہیں، چنانچہ کچھ ہم نے یہاں عرض کر دیا ہے باقی اس کے متعلق مزید (مستند اور دلچسپ) تفصیلات جاننے کیلئے درج ذیل کتب کی طرف رجوع کرنا بہت مفید ہوگا۔

- ① جمود مخلصہ فی خدمۃ اللہ العلیہ
- (ذاکر عبدالرحمن الفریوانی)
- ② مقدمہ انجامز الحاجہ شرح ابن ماجہ
- (شیخ الحدیث محمد علی جاناباڑ)
- ③ تاریخ اہلحدیث (امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی)

④ برصغیر میں اہلحدیث کی آمد (مؤرخ اہلحدیث جناب محمد اسحاق بھٹی)

⑤ پاک و ہند میں علماء اہلحدیث کی

ہندوستان

توہم پرست سادھوؤں کا دلش

asimmas27@gmail.com

جناب محمد عامر خیل

رہے ہیں تو وہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ بھارت اب مذہبی ہو رہا ہے۔ ہندو مذہب کا اس کی خارجہ پالیسی، داخلی معاملات اور معاشرت میں اثر و رسوخ بڑھتا جا رہا ہے۔ بھارتی معاشرے کے اس بڑھتے ہوئے مذہبی رجحان کے بارے میں ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں لکھا جا رہا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بھارت میں مذہبی انتہا پسندی اور توہم پرستی کے دن بدن نت نئے مظاہر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل توہم پرستی کے مخالف مشہور سرگرم کارکن زیندرا دھابولکر کو پونا میں اس وقت موٹر سائیکل پر سوار افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا جب وہ ایک ہل پر اپنی روزانہ کی سیر کر رہے تھے۔ 69 سالہ زیندرا دھابولکر مہاراشٹرا کی حکومت کے ساتھ مل کر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ایک قانون منظور کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس حوالے سے فرانسیسی خبر رساں ادارے کی رپورٹ میں کہا گیا کہ "ہندوستان بھر میں عقلیت پسندوں پر حملہ کیا جاتا ہے کیونکہ انڈیا ابھی بھی بہت زیادہ توہم پرست ملک ہے۔ جھج، جھج، جادگروں کو پکڑنے اور کم عمری کی شادی کے خلاف قانون موجود ہیں مگر اس طرح کے کام ابھی تک ملک میں بھرپور طریقے سے ہو رہے ہیں۔" بھارتی معاشرے میں بڑھتی ہوئی توہم پرستی کے باعث ہی سادھوؤں اور روحانی گروؤں کی اہمیت میں کمی گنا اضافہ ہوا ہے۔ بھارت میں آج بھی لاکھوں بچوں کو مذہبی تعلیم اور عبادت کی غرض سے مندروں اور آشرموں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ان میں سے آئے روز بچیوں کے ساتھ گروؤں کی زیادتی کی خبریں میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں تاہم کبھی بھی کسی کے خلاف ایکشن نہیں لیا گیا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات یہ معاملہ پارلیمنٹ تک جا پہنچا لیکن بھارت کا یہ مذہبی طبقہ اس قدر طاقتور ہے کہ ان معاملات کو دبا دیا جاتا ہے۔

مذہبی مقامات کی سیاحت کا فروغ

بھارت میں بڑھتے ہوئے مذہبی رجحانات اور معاشرے کے تعلیم یافتہ افراد کا بھی ہندو مذہب کی عجیب و غریب رسومات کی طرف مائل ہونے کا اندازہ مختلف مذہبی مقامات پر جاننے والے زائرین کی تعداد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق بھارتی دارالحکومت

معاشرے میں بے یقینی، ملی ہوئی کامیابی کھونے کا خوف اور عدم تحفظ کا احساس اتنا شدید ہے کہ سیاست دانوں سے لے کر صنعت کار، بزنس مین، بڑے بڑے صحافیوں اور یہاں تک کہ ملک کے چوٹی کے سائنسدانوں کی انگلیوں، ہاتھوں اور گلے میں بھی بری روحوں اور پریشانیوں سے بچانے والی انگوٹھیاں اور گنڈے و تعویذ نظر آتے ہیں۔ ملک میں بڑھتی ہوئی جہالت اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ بھارتی سائنسدانوں کے تیار کردہ راکٹ اور مصنوعی سیارے بھی اب سادھوؤں کی پوجا کے بعد ہی خلا میں بھیجے جاتے ہیں۔ یہی نہیں یہ سادھو اب راکٹوں کی پرواز کا موزوں وقت بھی بتاتے ہیں۔ معاشرے میں سادھوؤں اور باباؤں کا اثر اتنا بڑھ گیا ہے کہ کئی سادھو اب کھلے عام حکومتیں بنانے اور گرانے کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ اس لیے جب ایک سادھو کے خواب کی بنیاد پر مرکزی حکومت نے انڈا کے گاؤں میں خزانے کی کھدائی شروع کرائی تو بہت سے لوگوں کو بالکل حیرت نہیں ہوئی۔ کچھ دنوں پہلے پریس کونسل کے سربراہ جیشن مارکنڈے کاٹجو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ دو ملک میں سائنسی سوچ اور نظریہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ انہیں اپنے بیان کے لیے معافی مانگنا پڑی تھی۔ "یہ تھی سیکولرزم کے دعویدار اور سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے "چمکتے ہندوستان" کی ایک جھلک۔ بھارت عالمی سطح پر سیکولر ہونے کا دعویدار رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ملک کا نام ہندوستان کی بجائے انڈیا قرار دے دیا گیا۔ لیکن ماضی قریب میں پیش آنے والے بہت سے واقعات سے ایسے لگتا ہے کہ برصغیر کا یہ حصہ پھر سے خود کو ہندوستان قرار دینے کے لیے بیقرار ہے۔ ایک طرف جہاں ہمارے ہاں کے امن کی آشا کے طعنے دار اور نام نہاد سکارلز بھارت کو ترقی یافتہ، سیکولر اور تہذیب و ثقافت کا گہوارہ تسلیم کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا

بھارتی ریاست اتر پردیش کے انڈا ضلع کے ایک گاؤں ڈونڈیا کھیرا کے شیو مندر کے احاطے میں اس وقت آثار قدیمہ کے درجنوں ماہرین تیزی سے کھدائی میں مصروف ہیں۔ یہ ماہرین دور قدیم کی باقیات اور آبادیوں کے نشانات نہیں بلکہ ایک خزانے کی بازیابی کے لیے کھدائی کر رہے ہیں۔ کہانی یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل اس مندر کے سادھو شوہم سرکار کے خواب میں اس علاقے کے انیسویں صدی کے راجہ نظر آئے۔ انہوں نے ملک کی اقتصادی بد حالی پر بہت افسوس ظاہر کیا اور سادھو کو بتایا کہ 1857 کی بغاوت میں انگریزوں کے ہاتھوں مارے جانے سے قبل انہوں نے اس مندر کے احاطے میں ایک ہزار ٹن سونا دفن کر دیا تھا۔ سادھو نے ایک مرکزی وزیر کو اپنے خواب کی اطلاع دی۔ مرکزی حکومت کی ہدایت پر جیولاجیکل سروے آف انڈیا نے فوراً وہاں زمین کا جائزہ لیا۔ مندر کے سادھو نے رات میں ایک مقام پر سحری کے وقت پوجا پاٹ کا اہتمام کیا اور آثار قدیمہ کے ماہرین سادھو کی بتائی ہوئی جگہ پر کھدائی میں لگ گئے ہیں۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے اس عجیب و غریب واقعے پر اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "بھارت توہمات اور بھوت و آسیب میں یقین رکھنے والے لوگوں سے بھرا پڑا ہے۔" بھارتی معاشرے کی طرح سیاست میں بھی جہالت کی کمی نہیں اور بڑی تعداد میں سیاست دان ستاروں کی چال اور سادھوؤں کی ہدایت کے مطابق ہی اپنی زندگی کے اہم فیصلے کرتے رہے ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں میں ملک کی سیاست میں بے یقینی، اندھا دھند بدعنوانی اور لوٹ کھسوٹ پر کچھ قابو آنے سے سیاست دانوں میں سادھوؤں کی طرف مائل ہونے کا چلن کافی بڑھا ہے۔ بڑی بڑی سرکاری عمارتوں کے سنگ بنیاد رکھنے سے لے کر پروگراموں اور تقاریب تک ہر جگہ سادھوؤں کا بول بالا نظر آتا ہے۔

ایک سو آٹھ ملین ڈالر دیے تھے۔ بھارت کے ایک اور مذہبی سادھو اوشو یا گرو رجنیش کی کہانی بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ انہوں نے بھی اپنی زندگی میں دولت کے انبار اکٹھے کئے۔ وہ بھی بھارت میں نہیں بلکہ امریکہ اور یورپی ممالک میں۔ اوشو یا گرو رجنیش کی عام شہرت یہ تھی کہ وہ جنسی آزادی کا پرچار کرتے تھے اور دولت مندوں کے گرد اور بھگوان ہیں۔ وہ رولس راکس کاروں میں گھومتے اور ذاتی طیارے میں سفر کرتے ہیں۔ 1981 میں وہ امریکہ منتقل ہو گئے جہاں ان کے مداحوں نے ان کے لیے ایک بہت بڑا علاقہ خریدا اور ان کے نام پر ایک الگ شہر آباد کر دیا۔ بھارت کے یہ سادھو نہ صرف دولت کے انبار اکٹھے کرتے ہیں بلکہ اب تک ملکی سیاست اور معاشرہ میں بھی اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ایک گرو رام دیو بابا نے کرپشن کے خلاف مہم چلائی۔ بھارتی عوام اور ارکان پارلیمنٹ نے اس گرو کی تحریک میں ساتھ دیا اور پارلیمنٹ قانون سازی پر مجبور ہو گئی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہبی رہنما سیاست میں بھی اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں۔

بالی وڈ اور کرکٹ:

بھارتی میڈیا اور فلم انڈسٹری تو ہم پرستی اور مذہبی روایات کے فروغ میں اہم ترین کردار ادا کر رہی ہے۔ بعض اوقات فلموں کے موضوعات مذہبی رسومات اور عقائد کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں۔ بالی وڈ کی شاید ہی کوئی ایسی فلم ہو جس میں مذہبی رسومات کی ادائیگی کا سین شامل نہ ہو۔ پڑھے لکھے اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے حامل ہیر کو بھی مندر پر ماتھا ٹیکتے اور شادی کا مہورت نکالتے دکھایا جاتا ہے۔ بھارتی فلموں میں مذہبی رسومات ادا کرنا بالی وڈ کی انتہائی معزز روپ میں دیکھایا جاتا ہے جس سے نئی نسل میں مذہب کی طرف رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح مختلف مذہبی مقامات پر شونگ سے ان کی سیاحت کے فروغ میں مدد ملتی ہے۔ جب میڈیا پر مصائب سے بچاؤ اور فتنی پریشانیوں کے حل کے لئے مذہبی سادھوں اور عبادت کو پیش کیا جاتا ہے تو لاشعوری طور پر عوام ان کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ بھارت کے معروف ترین فلم ساز اور اداکار فلموں کی کامیابی اور تشہیر کے لیے مندروں پر ماتھا ٹیکتے جاتے ہیں اور ان کے دوروں کی بھرپور میڈیا

کھولا تھا۔ یورپ و امریکہ میں ان کے لاکھوں چاہنے والے ہیں۔ یہ سادھو وغیرہ جب مغربی ممالک کے دورے پر جاتے ہیں تو بڑے بڑے اخبارات میں ان کی آمد کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔

پراسرار اور دولت مند گرو:

بھارت میں مندروں سے منسلک سادھوؤں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ان کی بہت سی کہانیاں بھی میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ ان سادھوؤں کی دولت اور سیاست و معاشرت میں اثر و رسوخ کے بارے ہو شرابا حقائق سامنے آتے ہیں۔ بھارت کے معروف روحانی پیشوا ستیہ سائیں کے متعلق معروف برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے ایک ڈاکومنٹری بھی بنائی تھی۔ کچھ عرصہ قبل جب ان کا انتقال ہوا تو سرکاری پروڈکٹوں کے ساتھ ان کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔ وزیراعظم منموہن سنگھ اور کانگریس پارٹی کی رہنما سونیا گاندھی، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ کرن ریڈی، لال کرشن ایڈوانی اور ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ چندر بابا نائڈو سمیت ملک کی اہم ترین سیاسی شخصیات، اعلیٰ سرکاری افسران نے ان میں شرکت کی۔ ستیہ سائیں کے بنائے گئے ٹرسٹ کے اثاثہ جات کی مالیت کا اندازہ چار سو ارب روپے لگایا گیا ہے۔ جی ہاں ایک سادھو نے اپنی زندگی میں اس قدر دولت اکٹھی کی۔ اس سے آپ بھارتی معاشرے میں سادھوؤں کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ان کے قائم کردہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام یونیورسٹی جیسے بڑے تعلیمی ادارے، ہسپتال، عالمی مذاہب پر میوزیم، پبلیٹی ٹیریم، پینے کے پانی کے بڑے پراجیکٹ، ریلوے سٹیشن، سٹیڈیم اور سپورٹس کمپلیکس، موسیقی کا کالج ایک ہوائی اڈہ، سکول کالج، اور دنیا کے ایک سو اسی ممالک میں ستیہ سائیں بابا سینٹر وغیرہ شامل ہیں۔ گویا صرف ایک سادھو نے اپنی ریاست قائم کر رکھی تھی کہ جس کے وہ بے تاج بادشاہ بھی تھے۔ سائیں بابا کے مرید دنیا کے ہر کونے میں پھیلے ہوئے تھے جو عطیات کے معاملے میں پیچھے نہیں رہتے تھے۔ لیکن شاید آئندہ نگرینٹ سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انیس سو اکیانوے میں انہوں نے اپنی کافی شاہس کی چین فروخت کر کے بابا کو

نئی دہلی، اقتصادی مرکز ممبئی، کلکتہ اور بنگلور کے بعد سب سے زیادہ مقامی اور بین الاقوامی سیاح ایسے شہروں کا رخ کرتے ہیں، جہاں قدیم مندر ہیں یا پھر یہ شہر کسی بھی مذہبی حوالے سے شہرت رکھتے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے مذہبی مقامات کی زیارت کرنا بھارتی معاشرے کا ایک اہم ترین حصہ بن چکا ہے۔ اس سلسلے میں بالی وڈ کی فلموں اور ٹی وی ڈراموں نے بھی اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ غریب ہو یا امیر، کوئی عام فرد ہو یا بالی وڈ اسٹار یا بھر کھیل کے میدان کی کوئی نمایاں شخصیت سبھی لوگ زائرین بن کر ایسے مقامات کا رخ کرتے ہیں۔ بھارت میں حال ہی میں ہونے والے ایک سروے سے پتا چلا ہے کہ رواں سال مذہبی مقامات کا رخ کرنے والے مقامی سیاحوں کی تعداد ستر کروڑ سے زائد تھی، جس میں ہر سال مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو کہ ایک ہی سال کے دوران کئی مرتبہ مقدس مذہبی مقامات کی سیر کو جاتے ہیں۔ اس سروے کا اہتمام کرنا والے سیاحتی گروپ 'برڈ' کے ڈائریکٹر اکور بھائی کے بقول زیادہ تر مقامی افراد صرف مذہبی مقامات کی زیارت میں دلچسپی لیتے ہیں اور یہ رجحان اتنی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ایک اندازے کے مطابق ہر سال اس میں دس فیصد تک کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کے ایک سروے میں ہندوستان کے ستر فیصد اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے جواب دیا کہ انہوں نے کسی نہ کسی مذہبی جگہ کی سیر ضرور کی ہے۔ بھارت کے معروف مذہبی مقام امرتا تھ پر زائرین کے لئے ہیلی کاپٹر سروس متعارف کرائی گئی ہے جس کے لئے کئی ماہ پہلے بکنگ کرنا پڑتی ہے۔ اس ہیلی کاپٹر سروس کو چلانے والی کمپنی کے مطابق ایک وقت میں چالیس ہزار افراد نے بکنگ کرائی۔ بھارتی کمپنیاں مذہبی مقامات پر زائرین کی سہولت کے لئے جدید ترین ہولڈر بھی بنا رہی ہیں۔ بھارتی لوگوں کے مذہبی مقامات پر جانے کے ساتھ ساتھ مختلف روحانی شخصیات، سادھو اور گرو تواتر کے ساتھ اندرون ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک میں دورے بھی کرتے ہیں۔ بھارت سے تعلق رکھنے والے کئی سادھو تو عالمگیر شہرت رکھتے ہیں۔ آرٹ آف لیونگ کے موجودہ ڈائریکٹر شریش روی شکر نے تو کچھ عرصہ قبل اسلام آباد میں بھی اپنا سینٹر

مذہبی تفریق اور مسلمانوں کی حالت زار

ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر پہلی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق ملک کی کل آبادی ایک سو دو اعشاریہ آٹھ کروڑ ہے اور اس میں ہندوؤں کی تعداد بیاسی اعشاریہ سات کروڑ ہے جو کہ پوری آبادی کا ساڑھے اسی فیصد ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق شرح پیدائش مسلمانوں میں سب سے زیادہ ہے۔ 1991 تا 2001 تک کی اس مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کی آبادی کل آبادی کا تیرہ اعشاریہ چار فیصد ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں ہندوؤں کی شرح پیدائش میں زبردست کمی آئی ہے۔ 1991-1981 میں ان کی شرح پیدائش پچیس اعشاریہ ایک تھی جو 1991-2001 میں گھٹ کر بیس اعشاریہ تین فی صد رہ گئی ہے جبکہ مسلمانوں کی شرح پیدائش ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے اور اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ ان کی شرح پیدائش 36 فی صد ہے جو کسی بھی برادری سے زیادہ ہے۔ بھارتی بھتا پارٹی نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ پارٹی کے صدر نے کہا ہے کہ اگر ہندوؤں کی شرح پیدائش گھٹتی رہی اور مسلمانوں کی بڑھتی رہی تو ملک کی سلامتی اور اتحاد خطرے میں پڑ جائے گا۔ ہندو نظریاتی تنظیم آریس آریس بھی ایک عرصے سے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش کا اظہار کرتی رہی ہے۔ بھارتی مسلمانوں کی بڑھتی آبادی پر انتہاپسند ہندو تنظیموں نے واویلا شروع کر دیا۔ شیوینا، بجرنگ دل اور بھتا پارٹی کی ویب سائٹ پر پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ مسلسل اضافے سے بھارت مسلم سٹیٹ بن جائیگا۔ دوسری شادی اور 2 سے زائد بچوں کی پیدائش پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ اس ہندو تعصب کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان کو بھارت کی سب سے بڑی اقلیت ہیں لیکن ملک کے دیوبیکل سرکاری ڈھانچے سے منسلک اہلکاروں میں صرف پانچ فیصد مسلمان ہیں۔ بھارت میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب 13 فیصد ہے جبکہ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں مسلمان صرف 3% ہیں، انڈین فارن سروس میں 1.8% اور انڈین پولیس سروس میں 4%۔ بھارتی ریلویز میں 4 لاکھ افراد کام کرتے ہیں جن میں صرف 64,000 مسلمان ہیں جو 4.8% بنتا ہے اور اس میں

اور صرف اس لیے زیر بحث لا رہے ہیں کیونکہ یہ ملک عالمی سطح پر خود کو سیکولر ریاست کے طور پر پیش کرتا ہے۔ کسی کو بھی ایک ہندو کے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور مذہبی رسومات کی ادائیگی پر ہرگز اعتراض نہیں ہونا چاہیے تاہم مسئلہ صرف تب پیدا ہوتا ہے کہ جب توہم پرستی، عجیب و غریب رسومات اور بعض اوقات تو غیر انسانی افعال سرانجام دیئے جاتے ہیں جبکہ دوسری جانب مذہبی جنون کے زیر اثر مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو تشدد اور اذیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بھارتی معاشرہ شیوینا اور آریس ایس جیسی کٹر ہندو بنیاد پرست تنظیموں کے زیر اثر بنتا جا رہا ہے۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ معاشرے کے اسی بدلنے ہوئے رجحان کے تحت ہی ماضی میں سیکولر کبھی جانیوالی کانگریس اور دیگر جماعتیں بھی اب اپنی پالیسیوں کی تشکیل اور عوامی حمایت حاصل کرنے کے لئے ہندو مذہبی بنیاد پرستی کو اہمیت دینے لگی ہیں۔ کشمیری رہنما افضل گرو کی پھانسی، کنٹرول لائن پر پاک بھارت کشیدگی اور اہمل قصاب کو پھانسی دینے کے اقدامات صرف اور صرف کٹر مذہبی طبقے کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اٹھائے گئے حالانکہ بھارت میں پچھلے کئی سال سے کسی بھی ملزم کو پھانسی کی سزا نہیں دی جا رہی تھی۔ کچھ عرصہ قبل بھارتی شہر ممبئی میں پولیس نے کالج کی دو طالبات کو صرف اس لیے گرفتار کر لیا کہ انہوں نے فیس بک پر شیوینا کے خلاف ایک تبصرے کو پسند کیا تھا۔ بی جے پی کے بہت سے مخالفین کو خدشہ ہے کہ اگر زیندر مودی وزیر اعظم بن گئے تو وہ ہندوستان کی لادینی حیثیت ختم کر دیں گے۔ بھارت میں ذات پات کا نظام اس قدر مضبوط ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مزید پختگی آئی ہے۔ اس کی مثال کسی بھی بھارتی صدر کی نامزدگی کے موقع پر باقاعدہ اظہار کیا جاتا ہے کہ اس کا تعلق کسی چھوٹی ذات یا اقلیت سے ہے۔ بھارت میں صدر کا عہدہ جو کہ بھارتی نظام حکومت میں صرف نمائشی حیثیت ہی رکھتا ہے زیادہ تر چھوٹی ذاتوں اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو صرف اس لئے دیا جاتا ہے کہ ملک کو سیکولر ثابت کیا جاسکے جبکہ اس بات کا چرچا خود ملک کے اندر طبقاتی تفریق کا اظہار ہے۔

کورتج بھی کی جاتی ہے۔ معروف بھارتی اداکارہ ایشوریہ رائے کی ایسا بھ بچن کے بیٹے کے ساتھ شادی سے پہلے اس کو ایک بار مندر اور دوسرے مرتبہ ایک درخت کے ساتھ پھیرے لگانا پڑے۔ یہ سب اس لئے کرنا پڑا کیونکہ ایک سادھو نے خبردار کیا تھا کہ اس لڑکی کے پہلے دو خاوند جلد موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ جب کہ اسی سادھو کے کہنے پر کسی مسلمان کو مدعو نہ کیا گیا۔ کیونکہ بقول سادھو کسی مسلمان کی شرکت سے شادی شدہ جوڑے پر منحوس اثرات پڑنے کا خدشہ تھا۔ مشہور ترین بھارتی شخصیات کی جانب سے ایسی توہم پرستانہ روایات کی پاسداری کے اثرات ہی معاشرے پر محسوس کئے جاسکتے ہیں۔ فلموں کے ساتھ ساتھ بھارتی ڈرامے اور کارٹونز ہندو ازم کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ ان میں تو اکثر مختلف دیوی اور دیوتاؤں کے پراسرار اور مافوق الفطرت کارنامے دکھائے جاتے ہیں۔ ہندی کارٹون سیریز ”چھوٹا بھیم“ بچوں میں ہندو ازم کی روایات پختہ کرنے میں اہم ترین کردار ادا کر رہی ہے۔ اس میں ایک بچے کو دیوی دیوتاؤں کی طاقت کو استعمال کر کے مختلف کارنامے کرتے دکھایا جاتا ہے۔

اسی طرح بھارت میں کھیل کے میدان بھی صحت مند تفریح کی بجائے مذہبی رجحانات کے اظہار کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ اکثر بھارتی کھلاڑی کلائیوں میں ننگن، پاؤں میں لوہے کے کڑے اور کانوں میں بالیاں ڈالتے ہیں جو کہ خاص مذہبی علامات ہیں۔ یہ سب ان کھلاڑیوں کے کروڑوں چاہنے والوں کے لئے ایک خاص پیغام ہے کہ ان کی کامیابی کا راز یہ سب مذہبی علامات ہیں جو کہ کسی نہ کسی گرو یا سادھو سے لی گئی ہوتی ہیں۔ ان سب حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارتی معاشرے کے دو اہم ترین شعبوں یعنی کھیل اور فلم انڈسٹری کے مذہبی رجحان اور توہم پرستی کا جواز ملک کی نوجوان نسل کو خاص طور پر متاثر کر رہا ہے۔

سیاست اور معاشرت میں مذہبی جنون کے مظاہر:

بھارتی معاشرے میں ہندو مذہب کے اثرات انتہائی گہرے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں پختگی آ رہی ہے۔ مذہب کسی بھی معاشرے میں اہم ترین مقام رکھتا ہے لیکن ہندوستان کے حوالے سے ہم یہ سب صرف

تحریر

جناب مولانا فاروق عبداللہ

ماہ محرم اور یوم عاشوراء

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيَحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زَيْنَ لَهُمْ
سُوءَ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾
(سورة التوبہ ۳۴)

”مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر کی زیادتی ہے، اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں، ایک سال تو اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اسی کو حرمت والا کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کر لیں پھر اسے حلال بنا لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے، انہیں ان کے برے کام بھلے دکھا دیئے گئے ہیں اور قوم کفار کی اللہ رہنمائی نہیں فرماتا۔“

مشرکین ان مہینوں کے اندر جنگ و جدال سے رک جاتے اور اپنے باپ کے قاتل کو بھی وہ ان مہینوں کے اندر نظر انداز اور چشم پوشی کر دیتے تھے۔

لیکن آج اگر ہمارے سامنے ماہ محرم کا تذکرہ ہوتا ہے تو ہمارے ذہنوں پر فوراً اس مہینہ کی ایک الگ سی تصویر ابھرتی ہے، ماہ محرم کا شہادت حسین سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ نتیجہ ہے صرف سنت سے دوری کا کہ اس مہینہ کی اصلی حیثیت اور حقیقی اہمیت و فضیلت سے ہی ہم ناواقف رہ گئے اور بدعات کو ہی حقیقی دین سمجھ لیا، نتیجہ ہمارے معاشرے میں سنتوں کی جگہ بدعتوں نے لے لی ہے اور یہ تصور کیا جانے لگا ہے کہ اس مہینہ کی فضیلت و اہمیت کا گہرا تعلق شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے، حالانکہ یہ واقعہ آپ ﷺ کی وفات کے تقریباً پچاس سال بعد پیش آیا، جب ۱۰ محرم ۶۱ھ کو میدان کربلا میں آپ ﷺ مظلوماً شہید کر دیئے گئے۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۱/۷۸، ط: مکتبۃ المعارف بیروت، سن طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰م) آخر ایسے کسی خاص واقعہ کی وجہ سے کسی دن و مہینہ کی فضیلت و اہمیت کا تعلق دین اسلام کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے جو واقعہ آپ کے اور خلفاء راشدین کے زمانہ کے بعد پیش آیا ہو؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کی زندگی میں

ماہ محرم سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے، سال کے باقی گیارہ مہینوں پر اسے خاص فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (سورة توبہ ۳۵)

”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے اپنے قول سے ان حرمت والے مہینوں کی تعیین فرمادی ہے، آپ کا ارشاد گرامی ہے:

((السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم، ثلاث متواليات ذوالقعدة وذوالحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان)) (صحیح بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۳۶۶۲)

”سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین پے در پے ہیں: ذوالقعدة، ذوالحجہ و محرم اور رجب مضر جو جمادی و شعبان کے درمیان ہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ محرم ان چار ہتم بالشان مہینوں میں سے ایک ہے جسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرمت و تقدس کا شرف حاصل ہے، جس کے اندر بالخصوص اللہ تعالیٰ نے قتال اور جنگ و جدال کو حرام قرار دیا ہے، تاکہ انسانوں کے اندر انسانیت کا جذبہ موجزن ہو اور انسانیت انسانی اقدار سے بہرہ ور ہو۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ ان حرمت والے مہینوں کی حرمت و تقدس کا خاص خیال رکھتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ اپنی سہولت و منشا کے موافق اس میں ہیرا پھیری بھی کرتے تھے، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ”نسی“ سے تعبیر کیا ہے:

﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطَبُوا

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (سورة

المائدہ ۳)

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور بطور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کر لیا۔“

کہہ کر دین کو کامل اور مکمل بنا دیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے قول و عمل سے دین کے ہر مسئلہ کو واضح کر دیا ہے اور ہمیں حکم بھی دیا ہے:

((عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة)) (مسند احمد ۴/۱۲۶-۱۲۷، صحيح الالباني في صحيح سنن ابى داود (۴۶۰۷)، ابن ماجه (۴۲)، وراوي الغليل (۲۴۵۵))

”تم لوگ میری سنت کو لازم پکڑو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو۔ اور اسے اپنے انتہوں سے مضبوطی سے تھام لو اور دین میں نئی چیزوں کے ایجاد کرنے سے بچو اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

جہاں تک یوم عاشوراء کی فضیلت و اہمیت کا تعلق ہے تو زمانہ جاہلیت میں قریش میں بھی اس کی اہمیت و عظمت موجود تھی اور وہ اس دن کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ (دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۰۰۲) یہودی بھی اس کی تعظیم کرتے تھے اور اس دن کو بطور عید مناتے اور روزہ رکھتے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو یہود کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ بہت بڑا دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کو نجات دی تھی، فرعون اور ان کی قوم کو غرق آب کیا تھا، جس کے شکر یہ میں موسیٰ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ رضی اللہ عنہ کی اتباع کے تم سے زیادہ حقدار ہیں، پھر آپ نے خود روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (تحقیق علیہ، صحیح بخاری ۲۰۰۴، صحیح مسلم ۱۱۳۰)

شہید کون؟

تنبیہ

حضرت خضر جب شہید نہ ہوں
لطفِ عمر دراز کیا جائیں
شہید کرنا: فعل متعدی: قتل کرنا، مارنا۔
تج نگاہ ناز سے کیجئے مجھے شہید
کیوں آپ لیکے آئے ہیں شمشیر ہاتھ میں
شہید ہونا: فعل لازم، ☆ راہ خدا میں یا حق پر مارا
جانا، اپنے آقا پر جان نثار ہونا، ناحق مارا جانا، مقتول ہونا،
مرنا، فوت ہونا، انتقال کرنا، مارا جانا،
شہید اے ذوق سینے میں ہوتی ہیں حسرتیں لاکھوں
مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا
دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشم سیاہ کو
آنکھیں مری شہید ہوئیں انتظار میں
☆ عاشق ہونا، کسی پر مرنایا جان دینا، فریفتہ ہونا،
جان باختہ ہونا۔

میں جو شہید ہوں لب خندانِ یار کا
کیا کیا چراغ بنتا ہے میرے مزار کا
پھانسی کے لگائے گی اے زلف یار تو
میں تو شہید اردوئے خمدار ہو گیا
☆ شہیدی: (ع+ف) شہید سے منسوب، اسم
مذکر: کرامت علی خان مشہور شاعر کا تخلص جو مدح سرائی
لغت گوئی اور حقانی غزلوں میں یدِ طولی رکھتے تھے۔
(۱۲۵۶ ہجری میں انتقال ہوا)



قرآن وحدیث کے بغیر کامیابی ممکن نہیں

قرآن وحدیث دین کا اصل منبع ہے اور اس پر عمل کے بغیر
کامیابی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابیوں کا وعدہ اپنے احکامات
اور سنت نبوی پر عمل کرنے پر کیا ہے۔ شاکر اللہ باجوڑی نے ایک
بیان میں کہا کہ الحمد للہ قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہیں۔ شاکر اللہ
باجوڑی نے مزید کہا کہ بعض لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔
ہمیں اس پر صبر سے کام لینا چاہیے۔ انشاء اللہ بہت جلد لوگ صحیح
عقیدہ قبول کر لیں گے۔
منجانب:۔ امیر خان باجوڑ نائب صدر A.Y.F باجوڑ ایجنسی
شاکر اللہ باجوڑی 0302-5529188

کی جانب سے صرف تین دنوں تک دی گئی ہے، صرف
بیوی کے لئے اپنے شوہر کی وفات پر چار مہینہ دس دن تک
سوگ منانے کی بات کہی گئی ہے، آپ ﷺ کا رشاوگرانی ہے:
(لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان
تحد فوق ثلاث الا علی زوج فانها تحد علیه
اربعة اشهر وعشرا)) (صحیح مسلم حدیث نمبر
۱۴۸۶)
”کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان
رکھتی ہو، کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا
حلال نہیں سوائے شوہر پر، وہ اس پر چار مہینہ دس دن
تک سوگ منائے گی۔“

واضح رہے کہ ان تین دنوں میں صرف سوگ
منانے کی اجازت دی گئی ہے نوحہ خوانی کرنے کی نہیں،
آپ ﷺ نے فرمایا:

((النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة
وعليها سربال من قطران ودرع من حرب))
(صحیح مسلم کتاب الجنائز حدیث نمبر ۹۳۴، مسند
احمد ۳۴۲/۵-۳۴۳)

”نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کیے مرجائے گی
تو وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائی جائے گی
کہ اس کے جسم پر تارکول کا لباس اور خارش کی قیص
ہوگی۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى
محمد وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة
ضلالة)) (صحیح مسلم کتاب الجمعة حدیث
نمبر ۸۶۷)

”سب سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب
سے بہترین طریقہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے اور سب
سے بری چیز اس کے اندر ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور
ہر بدعت گمراہی ہے۔“

اس لئے ہمیں خیر الہدیث وخیر الہدی کی اتباع
کرتے ہوئے ان بدعات سے کوسوں دور رہنا چاہئے۔



واللفظ لہ) نیز اس روزہ کی آپ ﷺ نے مختلف حدیثوں
میں خصوصی ترغیب بھی دی ہے۔
ابوقادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا:

((صيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر
السنة التي قبله)) (صحیح مسلم حدیث نمبر
۱۱۶۲، سنن ابی داؤد ۲۴۲۵، سنن ابن ماجہ ۷۳۸ او
صححه الالبانی فی ارواء الغلیل ۱۰۹/۴)
”عاشوراء کا روزہ، میں اس کے بدلے اللہ تعالیٰ سے
گزشتہ سال کے گناہوں کی بخشش کی امید کرتا
ہوں۔“

جہاں تک ماہ محرم اور یوم عاشوراء کی اہمیت و
فضیلت کا تعلق ہے تو وہ صرف صحیح کتاب وسنت کی روشنی
میں اس مہینہ کا ماہ حرام ہونا اور عاشوراء کے روزہ کا
مشروع ہونا ہے جو گزشتہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا
ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی
شہادت مسلمانوں کی تاریخ کا ایک المناک واقعہ ہے اور
آپ کے محاسن و مناقب بھی ہمیں تسلیم ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

((الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة))
(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد
الحسن بن علی بن ابی طالب والحسين بن علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہما، مسند احمد ۳/۶۲ و ۸۲، وقال الالبانی
فی السلسلة الصحيحة رقم ۷۹۶۶ حسن صحیح)
”حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔“

لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہم آپ کی
شہادت کے نام پر جاہلانہ رسم ورواج کو فروغ دیں اور اس
مہینہ کو منحوس قرار دیں۔ اگر کسی جلیل القدر صحابی کی شہادت
یا عظیم المرتبت اشخاص کی وفات کے دن کو غم و الم کا دن
قرار دے دیا جائے تو پھر سال میں کوئی ایسا دن نہ بچے گا
جس میں ہمیں مسرت و شادمانی نصیب ہو سکے اور
مسلمانان عالم سکھ و چین کا ایک پل بھی گزاریں۔
آپ ﷺ کی زندگی میں ہی آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو
شہید کیا گیا، لاش کا مثلہ تک کر دیا گیا، لیکن آپ نے کبھی
بھی ان کی وفات پر ماتم نہیں کیا، نہ سینہ کو بلی اور نوحہ خوانی
کی بلکہ آپ نے ان تمام چیزوں سے منع فرمایا۔

کسی کی وفات پر سوگ منانے کی اجازت شریعت

شرعی دم

(قسط نمبر ۲ آخری)

اشیخ احمد بن عبد الرحمن بن عثیم، ترجمہ: تہذیب و تہذیب عبد الرحمن بن عثیم

کریم ﷺ نے فرمایا:

((اقروا سورة البقرة فان اخذها بركة وترکھا حسرة ولا تستطيعها البطلة)) (مسلم باب صلاة المسافرين حديث ۲۵۲)
”سورت بقرہ پڑھا کرو اسے پڑھنا باعث برکت، چھوڑنا باعث حسرت، جادوگر اور باطل لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“

(۵) آیہ الکرسی پڑھتے رہنا: اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم... الخ. (۶) سورت اخلاص، الفلق، الناس پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ

((کان اذا آوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما، فقرأ فيهما ﴿قل هو الله احد﴾ وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس)) (بخاری حديث ۵۷۴۸)

(۷) پاؤں کو دھو کر سونا اور سونے کی دعا پڑھنا:

((اللهم باسمك اموت واحی، باسمك رب وضعت جنبي وبك ارفعه.....))

(بخاری کتاب الدعوات)

(۸) صبح صبح سات عجمہ کھجوریں کھانا، رسول

ﷺ نے فرمایا:

((من تصبغ بسبع تمرات عجوہ لم یضره ذلك اليوم سم ولا سحر، من اكل سبع تمرات مما بین لابنتها حين یصبح لم یضره سم حتی یمسی)) (مسلم باب لاشربة حديث ۱۵۴)

اس حدیث کی وضاحت میں شیخ ابن باز فرماتے ہیں، امید ہے (عجمہ یا مدینہ کے علاوہ کسی جگہ کی بھی کھجوریں کھانے سے شفاء حاصل ہو جائے۔

(۹) ہر کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بذکر الله فهو

اقطع)) (حسنہ النووی، دارقطنی: ۸۸۴)

روحانی شفاء کے راستے میں رکاوٹیں

① بہت جلد شفا ملنے کی زور دار تمنا کرنا، ② دم یقینی فائدہ کی نیت سے نہیں بلکہ صرف تجربہ کے طور پر کروانا، ③ حصول شفاء کیلئے نجومی، جادوگر، شعبہ باز کے پاس جانا، کبھی کبھی ان کے پاس جانے سے کچھ تکلیف کم ہو سکتی ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے لہذا ان کے پاس جانے کی یہ سنگین غلطی نہ کریں بلکہ صبر سے کام لیں، اللہ ضرور رحمت فرمائیں گے۔ ④ اللہ کا ذکر اور توبہ بار بار نہ کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ صُورَةَ مَرِّكَانَ لَمْ يَذْعُنَا بِأَلِي صُرْمَتِهِ﴾ (یونس: ۱۲)

امراض سے بچنے کے ذرائع و پرہیز

(۱) ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا، حضرت

ابن عباسؓ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

((يا غلام انی اعلمک کلمات، احفظ الله یحفظک)) (جامع الترمذی حديث ۲۵۱۶)
”ابن عباس! اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو کہ اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔“

(۲) اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل اعتماد و بھروسہ بھی کرے

اور امراض سے بچنے والے اسباب بھی استعمال کرے۔

(۳) صبح و شام، مختلف احوال و مناسبات میں رسول کریم ﷺ سے ثابت شدہ ورد، اذکار اور دعائیں پابندی سے پڑھنا۔ مثلاً اگر صبح و شام ”بسم اللہ الہی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم۔“ (ابوداؤد: ۵۰۸۸)

یہ دعا تین، تین مرتبہ پڑھتا رہے گا تو فاج بھیسی امراض سے بھی محفوظ رہے گا۔ (مسند احمد حديث: ۶۲)
اسی طرح ایک مفید دعا: ”اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق“ ہے۔ (صحیح مسلم ۵۴-۵۵)
(۴) سورۃ بقرہ کثرت سے پڑھتے رہنا: رسول

”ہر اچھا اہم کام بسم اللہ پڑھے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔“

(۱۰) گھر سے نکلنے وقت دعا پڑھنا: بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(ترمذی: ۳۴۲۶) اسی طرح گھر داخل ہوتے ہوئے دعا

پڑھنا: بسم اللہ ولحنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ

ربنا توکلنا، (ابوداؤد ۲۲۵) اور صحیح مسلم کی حدیث میں

ہے کہ آدمی اگر گھر سے نکلنے یا داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے کہ آج مجھے کھانا ملے گا نہ جگہ رہنے کی۔

(۱۱) نظر لگ جانے کا خدشہ ہو تو خوبصورت بچوں

اور عورت کو پردہ میں رکھنا چاہیے، خاص کر خوشی کے

پر وگراہوں میں کیونکہ بے پردگی اور زینت کے اظہار سے

آنکھیں گنہگار ہوتی ہیں اور نظر بھی لگ جاتی ہے۔

(زاد المعاد لابن القیم: ۱۵۹/۴)

(۱۲) اگر کسی شخص کو خدشہ ہو کہ میری نظر کسی کو لگ

جائے گی تو وہ خوبصورت چیز دیکھ کر فوراً برکت کی دعا کر

دے اور ماشاء اللہ پڑھ دے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا:

((اذا رأى احدکم شیئا یعجبہ فلیبرک فان العین

حق)) (مسند ترمذی حاکم حديث ۵۷۴۲)

(۱۳) کسی جگہ رات اکیلا نہ گزارے، مجبور ہو تو

رات کو ورد وظیفہ ضرور کر لے۔

(۱۴) ذہن کو وہم و گمان کے پیچھے نہ لگائے۔

(۱۵) اپنے بچوں کو گاہے بگاہے دم کرتا رہے،

حضرت حسن و حسینؓ کو نبی کریم ﷺ اکثر اوقات ((اعوذ

بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامة ومن کل

عین لامة)) سے دم کرتے رہتے تھے۔ (بخاری: ۳۳۷۱)

(۱۶) دن میں ۱۰۰ مرتبہ لا الہ الا اللہ وحده لا

شریک لہ پڑھا کرے، شیطان سے محفوظ رہے گا۔

(۱۷) سورت بقرہ کی دس آیات پڑھنا: حضرت

عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی دس آیات پڑھ لیتا

ہے، صبح تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

پہلی چار آیات، آیت الکرسی اور دوس کے بعد والی آیات

پھر تین آخری آیات اللہ ما فی السموات سے آخر تک۔

ایک حدیث میں ہے کہ دس آیات پڑھنے والے شخص اور

اس کے گھر کے قریب شیطان نہیں آ سکتا اور نہ اس رات کوئی

ناپسندیدہ حادثہ پیش آئے گا، اگر کسی کو دورہ پڑے اور مریض پر دس آیات پڑھی جائیں تو اسے ہوش آجاتا ہے۔ (مجمع الروائد)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے درج ذیل اشیاء سے شفا کا حاصل ہوتا ہے:

۱۔ بیک کے پتوں سے: جادو کا علاج بیکری کے پتوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ شیخ ابن باز مجموع فتاویٰ میں فرماتے ہیں: شدید جادو کی وجہ سے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا تو اس مریض کے علاج کیلئے بیکری کے سات پتے لے کر انہیں اچھی طرح رگڑا جائے پھر اسے ایک برتن میں رکھ کر اس پر اتنا پانی ڈالا جائے کہ غسل کیلئے کافی ہو پھر اس پانی پر آئیہ الکرسی، چاروں قل پڑھے جائیں پھر سورت اعراف کی آیات (۱۱۷-۱۱۹) ﴿وَاَوْحِنَا اِلٰی مُوسٰی اِنَّ الْقٰی عَصَاكَ فَاِذَا هٰی تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ فَوْقَ الْحَقِّ وَبَطْلُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغَلَبُوْا هٰنَا لَكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ﴾ پھر سورت یونس کی آیات (۷۹-۸۲) پڑھیں، ان آیات و سورتوں کو پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے پھر کچھ پانی مریض کو پلایا جائے اور باقی سے وہ غسل کر لے۔ ان شاء اللہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ البتہ اگر ایک دفعہ سے مکمل شفاء حاصل نہ ہو تو زیادہ مرتبہ یہ عمل کر لے، شفا مل جائے گی۔

۲۔ کونجی سے شفا حاصل کرنا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السُّودَّاءَ شِفَاؤُ مَنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ يَعْنِي الْمَوْتَ)) (بخاری ۵۶۸۸)

”موت کے علاوہ ہر مرض کی اس میں شفا ہے۔“

☆ زیتون کا تیل استعمال کرنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كُلُوا الزَّيْتِ وَادْهِنُوا بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةِ مِبْرَاكَةَ)) (ترمذی: ۱۸۵۱)

آب زم زم سے شفا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماء زمزم لمشاہرب لہ (صحیح ابن ماجہ ۲۴۸۴) زمزم جس مقصد کیلئے بھی پیا جائے حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بارش کا پانی، شہد اور نگی لگوانے سے بھی شفاء مل سکتی ہے۔

۳۔ اپ اور ایل کی دوائی: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کو دم کی اہمیت اور فوائد کا کوئی علم ہو گیا ہے تو پھر کسی دم کرنے والے کے پاس جانے سے بہتر ہے کہ آپ خود دم کریں۔

اپنے آپ کو اور اہل خانہ کو دم کرنا درج ذیل وجوہات کی بناء پر بہت بہتر ہے۔ ☆ آپ کا مکمل اعتماد، توکل و بھروسہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو گیا ہے تو پھر شفاء صرف اسی سے طلب کریں، ایسی کیفیت میں شفاء یقینی و جلد مل سکتی ہے۔ ☆ اپنے آپ یا اہل خانہ کو دم کرنے میں اخلاص بہت زیادہ ہوگا۔ شفا کی طلب دل کی گہرائی سے سچی التجا سے جب کریں گے تو اللہ کے فضل سے شفا جلد ملے گی۔ ☆ اس حالت میں آپ انتہائی مجبور ہوں گے ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کرنے والے کا مقام اللہ کے ہاں بہت بلند ہوتا ہے۔

﴿اَمَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرُّ اِذَا دَعَا﴾ (النمل: ۶۲)

چوبیس گھنٹے جب آپ چاہیں دم کر سکتے ہیں، بار بار دم کرنا بھی آسان ہے۔ ☆ دم کرنے اور کرانے پر اہل خانہ کو عادی بنا دیں گے۔ بکثرت اذکار و دعائیں پڑھ کر امراض سے بچ بھی سکتے ہیں۔

۴۔ نہرونی بات: کچھ دم کرنے والے غلط لوگ شعبہ باز ہوتے ہیں ان سے بچ کر رہیں، ان کی چند علامات یہ ہیں جنہیں ذہن نشین کر لیں۔

(۱) سیاہ مینڈھا یا مرغ ذبح کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں، مریض کے جسم پر ان کا خون ملنے کیلئے بھی کہتے ہیں۔ (۲) دھاگے کو گرہ لگاتے ہیں، غیر مفہوم کلام (انتر منتر.....) پڑھ کر دم کرتے ہیں اور کبھی اپنی شعبہ بازی چھپانے کیلئے کچھ آیات قرآنی بھی پڑھ لیتے ہیں۔ (۳) ماضی یا مستقبل میں علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں (تمہارے گھر یہ ہوا تھا وہ ہوگا.....) (۴) کبھی کبھی اندھیرے میں بیٹھ کر علاج کرتے ہیں۔ (۵) کچھ شیطان جنوں کے نام ذکر کر کے اور ان کیلئے کچھ کام کر کے ان کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔

(۶) بُرے اعمال ان کے چہروں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ (۷) اپنی جگہوں میں دھونی دکھائے رکھتے ہیں، اس کا حکم بھی دیتے ہیں۔ (۸) مریض کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھتے ہیں۔ (۹) تعویذ مریض کو دیتے ہیں کہ وہ انہیں جلائے اور اس کی دھونی لے یا زمین میں دفن کرے یا گلے میں لٹکائے۔ (۱۰) کسی مریض سے تصویر یا استعمال شدہ کپڑا طلب کرتے ہیں، علاج کے بہانے یہ کام کرتے ہیں۔

مریض بھائیوں کا ایک نصیحت: پیارے بھائی یقین کریں کہ آزمائش کی اس گھڑی

میں صبر کرنے کا اللہ تعالیٰ اس قدر اجر عطا فرماتے ہیں کہ آخرت بھی سنور جاتی ہے اور گناہ مٹ جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی دکھ، تکلیف، غم پریشانی اور ایک کاٹا بھی اگر چھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم) کسی عالم دین نے کیا خوب کہا ہے: اگر دنیا میں ہمارے لیے مصائب و آزمائش نہ ہوتی تو ہم قیامت کے روز نیکیوں کے اعتبار سے بہت غریب ہوتے۔ مصائب کے وقت مسلمان کا موقف کیا ہونا چاہیے۔ وہ اظہار کرے کہ میرے مقدر میں یہ تکلیف لکھی ہوئی تھی، ہر صورت مجھے آکر دینی تھی، اسی اظہار سے اس کا علاج ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر حالت تکلیف میں بہت گھبراہٹ کا مظاہرہ کرے، واجبات کی ادائیگی میں طاقت کے باوجود کمی کرے یا حرام کارکناب کرے تو آخرت میں کمی و کوتاہی کرنے والے لوگوں کی لسٹ میں لکھا جاتا ہے اور اگر اس آزمائش و تکلیف کا شکوہ کرے، بے صبری کا مظاہرہ کرے تو نام کام لوگوں میں لکھا جاتا ہے۔ اگر تکلیف پر صرف صبر کر لے تو صابرین کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے اور اگر صبر کے ساتھ ساتھ اللہ پر راضی ہونے کا بھی اظہار کرے تو وہ خوش نصیب لوگوں میں شمار ہوتا ہے اور اگر تکلیف کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرے تو وہ ایسے شاکرین خوش نصیب لوگوں کی لسٹ میں ہو جاتا ہے جو خاص طور پر لواء حمہ، حمہ کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے اللہ کے خصوصی مہمان ہیں۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۱۹۲)

مریض بھائی! اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپ کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ اگر قبولیت کا اثر ظاہر ہونے میں کچھ دیر ہو جائے تو خوب جان لیں کہ وہ علیم و حکیم ہے، تیری نیکیاں بڑھانے کی خاطر ذرا شفا لیت کر دیتے ہیں تاکہ برائیاں مٹ جائیں، تیرے درجے بلند ہو جائیں۔ کبھی اس تکلیف سے کہیں بڑی تکالیف تیری دعا سے نال دیتے ہیں جو آنے والی تھیں۔ ہر حال میں آپ کیلئے بہتری ہوگی، دکھ تکالیف مرض اللہ کے فیصلے ہیں، ان پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ خوشخبری سناتے ہیں۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَلَتَبْلُوَنَّهُمْ بَشِيْرًا مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِيْرُ الصَّابِرِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اکرم ﷺ کے فرامین کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین!

باروننگان

مولانا سید محمد سلیمان شاہ (بھرائیاں والے)

تحریک جناب صاحبہ مولانا سید محمد باال شاہ

والد محترم انتہائی نیک سیرت، لہنسار، خوش اخلاق، ہنس کھ، محفل کی رونق تھے جو اس دنیا فانی سے جنت الفردوس میں جا چکے ہیں۔ آپ ۱۹۳۳ء کو ہندوستان کے ضلع لدھیانہ کے ایک گاؤں کرو دیال میں پیدا ہوئے، آپ کا نام سید محمد سلیمان اور والد کا نام شاہ محمد تھا۔ ۳۹ واسطوں سے آپ کا نسب نامہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ نے تعلیم کا آغاز قرآن مجید پڑھنے سے کیا، ابھی تھوڑی ہی عمر تھی کہ پاکستان معرض وجود میں آگیا، آپ ہندوستان چھوڑ کر اپنے عزیز رشتہ داروں کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ایک سال یوں ہی گزر گیا، کبھی فیصل آباد تو کبھی گوجرانوالہ کے مہاجر کیمپوں میں قیام کرتے رہے۔ آخر گوجرانوالہ کے ایک گاؤں (بھرائیاں) میں اپنی برادری (سید ترمذی) کے ساتھ مقیم ہو گئے۔

تقسیم ہند کے وقت آپ نے ابھی قرآن مجید مکمل نہیں کیا تھا اور قرآن مجید سے اتنا لگاؤ تھا کہ تقسیم ہند کے وقت آپ صرف وہاں سے اپنے لیے ایک موٹے لفظوں والا قرآن مجید ہی ساتھ لائے تھے۔

ابھی بچپن کا دور تھا، مویشی چرانے لگ گئے لیکن دل میں علم حاصل کرنے کا شوق تھا، کچھ عرصہ بعد آپ گوجرانوالہ چلے گئے۔ وہاں جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں تعلیم حاصل کرنے لگے اور قرآن مجید کے ترجمے میں پختگی حاصل کی۔

بعد ازاں آپ چوک نیائیں میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں شامل ہو گئے اور بقیہ تعلیم جامعہ محمدیہ چوک نیائیں گوجرانوالہ میں حاصل کی۔

مشکوٰۃ شریف مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ سے پڑھی۔ مولانا فاروق احمد راشدی، والد محترم کے کلاس فیلو تھے اور حاجی قمر دین کے ہاں پڑھائی کے دوران ہی گاؤں

میں شادی ہو گئی۔ نکاح کے دن بھی گوجرانوالہ سے سبق پڑھ کر پیدل گاؤں گئے، فاصلہ تقریباً ۲۰ کلومیٹر ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے وقت گاؤں کے کچھ آدمی مولانا محمد اسماعیل سلفی کے پاس آئے کہ ہمیں گاؤں کے لیے خطیب کی ضرورت ہے جو تدریسی خدمات بھی انجام دے تو مولانا سلفی نے فرمایا کہ اپنا ہی لڑکا لے جاؤ۔ ان شاء اللہ، یہ بہت اچھا کام کرے گا، اُس وقت سے لے کر وفات تک گاؤں کی مسجد میں بے لوث خدمت کی (تقریباً ۵۰ سال)۔ آپ رفاہی کاموں میں بھی دلچسپی لیتے رہے۔ رفاہی کاموں کی وجہ سے پورا علاقہ آپ کی تعریف کرتا تھا۔ آپ مسجد کی بے لوث خدمت کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی اور محنت مزدوری بھی کرتے تھے۔ ایک مدرسہ جامعہ محمدیہ کے نام سے گاؤں میں قائم کیا۔ آپ انتہا درجے کے مہمان نواز تھے، مسجد میں مہمان یا کوئی سفیر جاتا تو اس کی ناقابل فراموش مہمان نوازی کرتے۔

نیز شادی بیاہ میں بھی سنت پر عمل کرتے، اس چیز پر اہل گاؤں بہت متاثر تھے کہ مولوی صاحب شریعت کے خلاف کوئی کام نہیں کرنے دیتے۔ آپ کی وفات پر مولانا محمد حیات محمدی (ڈسکہ) تعزیت کے لیے آئے اور قبرستان گئے۔ سب قبریں کھنی دیکھیں تو مولانا کہنے لگے: یہ سب شاہ صاحب مرحوم کی محنت کا رنگ نظر آ رہا ہے اور کہنے لگے کہ میں نے دو قبرستان ایسے دیکھے ہیں جہاں کوئی قبر کھنی نہیں، ایک بھرائیاں والا اور دوسرا قبرستان فیروز ڈوٹواں میں۔ مرحوم کی زبان پر ہر وقت ذکر الہی جاری رہتا۔ دینی کانفرنسوں کو سننے کیلئے دور دراز علاقوں تک پیدل چلے جاتے۔ مجھے کئی بار آپ کے ساتھ کانفرنسوں میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے۔

آپ، علماء کرام سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے، خصوصاً مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد اعظم، مولانا ابوالبرکات اور مولانا محمد حسین

شینو پوری کے ساتھ تو گہری عقیدت تھی۔ بچے اور بچیوں کی شادی پر کسی نہ کسی عالم کو ضرور دعوت دیتے، آپ مستجاب الدعوات اور دلی کامل تھے۔ کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی اور نہ کسی کے بارے حسد اور کینہ رکھا۔ آخری عمر میں نسیان اور کچھ ذہنی عارضہ لاحق ہوا، جس کے سبب خطابات اور امامت کا ذمہ (مجھ ناچیز پر ڈال دیا) آپ کچھ عرصہ بیمار رہے۔ 24 مارچ 2002ء بروز اتوار نماز تہجد کی اذان کے وقت اشارے سے نماز تہجد پڑھنے لگے جو نبی نماز سے فارغ ہوئے، تھوڑا سا لہبا سانس لیا اور جان قفسِ عصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دو بجے دوپہر نماز جنازہ ہوئی، امامت کا فریضہ مولانا حکیم رشید احمد رڑیالوی نے ادا کیا۔ جنازہ علاقہ بھر میں مشائی تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑے۔ بیٹے سب الحمد للہ جامعہ اسلامیہ اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل اور دینی خدمت انجام دے رہے ہیں اور مرکزی جمعیت الامجدیہ سے وابستہ ہیں۔ مرحوم کی سوانح عمری پر برادر اکبر مولانا سید محمد اسلم سلیم (ریحان چیمہ) نے تقریباً 100 صفحات پر مشتمل ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

ہزاروں سال نرس گ اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چہن میں دیدہ در پیدا

الاسلام ڈائری ۲۰۱۴ء

الاسلام ڈائری ۲۰۱۴ء بہت سی خوبصورت تبدیلیوں کے ساتھ زیرِ ترتیب ہے۔ احباب جماعت اپنے اداروں کے اشتہارات، ضروری فون نمبر اور خصوصی تحریریں جلد ارسال فرمائیں۔

☆ فورکٹرنی صفحہ زراشتاعت -/2500 روپے

☆ سنکل کٹرنی صفحہ زراشتاعت -/1500 روپے

☆ سنکل کٹرنی صفحہ زراشتاعت -/1000 روپے

نوٹ: ☆ اشتہارات کے ساتھ اس کا زراشتاعت آنا ضروری ہے۔ ☆ اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

رابطہ: اہل حدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257, 0321-6487892

0300-4478611, Fax:042-37725525

اخبار الجماعۃ

احباب جماعت متحد ہو جائیں

گوجرانوالہ:- ممتاز دینی سکالر، مرکزی جمعیت الحمدیث سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف محمدی نے کہا ہے کہ توحید و رسالت پر ایمان قرآن و سنت پر عمل اور وطن عزیز سے سچی محبت ہی مسلمان کی پہچان ہے۔ علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ ممبرو محراب کے صحیح استعمال کی بدولت ملک کو مشکلات کے گھنورے سے نکالا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات مرکز ابن جنبل پہلی والا چوک گوجرانوالہ میں علماء اور دینی مدارس کے طلبہ کے تربیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی حکومت کی بنیاد رکھتے وقت اہل مدینہ کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے ساتھ مواخات، باہمی بھائی چارے اور سرزمین مدینہ سے محبت کا درس بھی دیا تھا۔ جس کی بدولت یہ پاکیزہ خطہ قیامت تک کے لیے امن کا گہوارہ بن گیا، پاکستان کا قیام بھی اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا، اس کے بانیوں کی پہچان بھی توحید و رسالت پر ایمان کے ساتھ وطن عزیز سے والہانہ محبت ہونی چاہیے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں احباب جماعت سے اپیل کی کہ وہ سینئر پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم اے کی قیادت میں متحد ہو جائیں اور اپنی تمام توانائیاں توحید و سنت کی آبیاری، شرک و بدعت کی تباہی، جاہلانہ رسومات کے خاتمے اور معاشرے کی اصلاح و فلاح کے لیے صرف کر دیں۔ اجتماع سے مرکزی جمعیت الحمدیث گوجرانوالہ کے نائب امیر صاحبزادہ قاجان اللہ صدیقی نے خطاب کیا۔

سید الطاف الرحمن شاہ گوجرانوالہ میں درس قرآن

10 نومبر 2013ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد رضیہ اہل حدیث ناصر روڈ سینٹ والا گوجرانوالہ میں تفہیم دین پروگرام کے تحت ماہانہ درس قرآن مجید سابق مدرس مسجد نبوی سید الطاف الرحمن شاہ فاضل مدینہ یونیورسٹی، خلیفہ گجرات نے بے مبری کا انجام، کے موضوع پر بڑا ایمان افروز اور تفصیلی خطاب فرمایا۔ قاری محمد سلیم کی تلاوت قرآن مجید اور سنت رسول مقبول ﷺ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مسجد کا ہال بھرا ہوا تھا۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نماز اور صبر کے ساتھ مدد مانگو اور گرم پر کوئی آزمائش آجائے تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھو۔ کسی آزمائش یا مصیبت پر بے مبری کا مظاہرہ یا

داویلا اور اپنا گریبان چاک کرنا شریعت میں قطعاً ممنوع ہے۔ آپ نے درود شریف کی فضیلت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ نبی اکرم ﷺ پر ایک بار درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں کے ساتھ ساتھ درس درجات بلند اور گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ سے محبت و عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے اور جب بھی آپ کا اسم گرامی سنایا پڑھا جائے تو ﷺ کہنا چاہیے۔ نماز عشاء کے وقت یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آئندہ ماہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی کا درس قرآن ہوگا۔ حضرت شاہ صاحب کے اعزاز میں عشاء یہ دیا گیا۔ جس میں علماء اور احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔ آپ کو شکر یہ اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

(ناظم جامع مسجد رضیہ اہل حدیث گوجرانوالہ)

میڈیکل اینڈ فلڈ ریلیف کمپ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی ہدایت اور جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کی پر خلوص انتظامیہ اور مرکز کے انتھک ساتھیوں کی کوششوں سے 26 اگست 2013ء بروز سوموار اور 29 اگست 2013ء بروز جمعرات دو کپھوں کا انقصاد حضرت مولانا محمد سلیمان اثری نائب امیر صوبہ پنجاب، جناب ملک سردار محشر امیر شی فاروق آباد کی زیر نگرانی کیا گیا۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ ایک لاکھ سات ہزار کی اشیاء مثلاً چاول (عمکین و زردہ) 30 ڈبلیں، فروٹ (سیب وغیرہ) 70 کلو بکٹ 3 پٹیاں، نمکو 2 پٹیاں، گولیاں + ٹافیاں 1 پٹی، چائے 200 پکٹ، جس 15 پٹیاں، دودھ 10 پٹیاں، کیرا: 50 پکٹ، پانی: 250 بوتلیں، شرمیں 70 عدد، علاوہ 5 کارٹن میڈیسن۔

جناب حافظ عبداللطیف صدر A.Y.F ضلع شیخوپورہ کی ہدایت پر کوٹ پنڈی داس ضلع شیخوپورہ میں کچھ پکٹ تقسیم کئے گئے۔ کاموکی ضلع گوجرانوالہ بھاکا کے مشرقی جانب بذریعہ ٹرک سامان وہاں لے جایا گیا۔ ٹالہ ڈیک کی وجہ سے کاموکی مشرقی پھانک نیلاروڈ بھکر، علاقہ محمدیہ مسجد، سلامت پورہ اور اس سے ملحقہ محلوں میں بیسیوں کارکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ متاثرین کی مدد میں مصروف عمل تھے۔ دس دس فٹ پانی کے باوجود بیسیوں متاثرین تک کشتیوں کے ذریعے سامان پہنچایا۔

ریلیف کمپ کے اختتام پر علاقہ انچارج نے اپنے جی ٹی روڈ دفتر پر ہمارے لئے پر کلف کھانے کا اہتمام کیا۔ دوبارہ

مورخہ 29 اگست 2013ء بروز جمعرات کو میڈیکل + فلڈ ریلیف کمپ نمبر 2 کا یہ پروگرام فائل کیا گیا اور طے کیا گیا کہ ڈاکٹر صاحبان صبح 9 بجے سے پہلے پہنچ جائیں، ہم 28 اگست 2013ء، مورخہ 29 اگست 2013ء بروز جمعرات ڈاکٹر ضیاء اللہ، ڈاکٹر عبدالستار یزدانی، نعمان اثری، ڈاکٹر ضیاء اللہ وغیرہ عملہ بھرا میڈیکل وہاں پہنچ گئے اور مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ ریلیف کے لئے یہ سفر جون 9 بجے فاروق آباد سے ساتھیوں کے ساتھ شروع کیا، رات 10 بجے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سب ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹ: ڈاکٹر محمد امین اعظمی صدر جامعہ دکن عالمہ غائب (فاروق آباد)

امام و خطیب کے ضرورت مند توجہ دیں

ایک عالم دین، فاضل درس نظامی، حفظ و تجوید، فاضل عربی، بی۔ اے، غیر شادی شدہ ان دنوں فارغ ہیں۔ موصوف اردو اور پنجابی میں خطابت کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ ضرورت مند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

(مولانا) محمد عثمان سلفی 0323-5208194

مرکز اہل حدیث کسوال کی ویب سائٹ کا افتتاح

احباب جماعت مرکز اہل حدیث کسوال کے تمام شعبہ جات کی سرگرمیوں کو ملاحظہ کرنے کے لئے اس سائٹ madrasa-tahfeezulquran.blogspot.com کو ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ کی رحمت سے مرکز الحمدیث کسوال میں شعبہ دعوت و تبلیغ، علمی مسابقت جات، توحید میج سروس، خدمت خلق، تعلیم القرآن، فری ویلپ سروس، آسان علمی کورسز، بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

رپورٹ:- حافظ عزیز الرحمان خادم مرکز اہل حدیث کسوال

توسیع اشاعت مہم

جناب قاری محمد اسلمیل ساجد ناظم مرکزی جمعیت الحمدیث جام پور ضلع راجن پور نے ہفتہ روزہ میں 25 احباب جماعت کے نام ہفت روزہ "اہل حدیث" جاری کروائے۔ ادارہ ان کی مساعی جلیلہ پر ان کا شکر گزار ہے اور مزید تعاون کی امید رکھتا ہے۔ (ادارہ)

درس قرآن

کیم دبیر بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصی اہل حدیث 79-79 بلاک گلشن راوی لاہور میں محترم قاری مصیب احمد میر محمدی ماہانہ درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ منجانب:- قاری عزیز احمد خلیفہ مسجد ہذا

ضروری اعلان

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حافظ ذاکر الرحمن صدیقی (صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان) مورخہ یکم دسمبر 2013ء بروز اتوار بوقت صبح 11 بجے مرکز الہدیٰ 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ۔ اجلاس کے مہمان خصوصی سینئر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہوں گے۔

نوٹ: اجلاس میں اپنی شرکت بوقت یقینی بنائیں۔ ☆ رجسٹریشن (رکنیت) فارم پر کر کے بمعہ 2 عدد تصاویر ساتھ ضرور لائیں۔ ☆ رکنیت فارم کاؤنٹر پر جمع کر کے رکن شوریٰ کا بیج جاری ہوگا۔

خوشخبری: اراکین شوریٰ کیلئے بذریعہ قرارداد عوامی عمرے کا ٹکٹ اور اخلاص/شہر میں دس لاکھ ریڑز تقسیم کی جائیں گی۔ ☆ قرارداد عوامی عمرے کے لئے رکنیت فارم کی ایک اضافی فوٹو کا پی ہمراہ لے کر آئیں۔

حافظ فیصل افضل شیخ

ناظم انتخابات الہدیٰ یوتھ فورس پاکستان 0300-6209465

جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان 0300-6124754

درس قرآن

جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ قدانی پورہ علی پور روڈ حافظ آباد میں 24 ستمبر بعد نماز عشاء درس قرآن مجید ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد یوسف امام مسجد ہذا۔ توحید کے موضوع پر نظم محمد سلیمان شاہد نے سنائی۔ ابتداء رسول پورس قرآن مولانا عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے ارشاد فرمایا۔

انتقال پر ملال

حافظ محمد اکبر جاوید کو صدمہ

مرکزی جمعیت الہدیٰ سٹی فیصل آباد کے ناظم حافظ اکبر جاوید صاحب کا جو اس سال جیتجا بعارضہ جگر انتقال کر گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ سے مرکزی جمعیت الہدیٰ سٹی فیصل آباد کے امیر حافظ عبدالرحمن آزاد صاحب اور دیگر جماعتی احباب نے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اُن کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم:- میاں محمد طیب ناظم دفتر فیصل آباد 0321-6652432

مبارک باد

ہم فضیلۃ الشیخ محترم حافظ عبدالکریم صاحب (ایم این اے) ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کو وزارت مذہبی امور کی سینیڈ تک کمیٹی کا چیئرمین بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب:- حافظ صفوان احمد فاروقی و دیگر کارکنان A.S.F ضلع لاہور

عظمت محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس

بمقام جامعہ توحید یہ الہدیٰ رحمان پورہ ڈیفنس روڈ علی نمبر 12 گوجرانوالہ۔ بتاریخ: 21 نومبر 2013ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء۔ زیر صدارت: مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیٰ پاکستان

مقررین:- مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا عتیق الرحمن محمدی، مولانا محمد ناصر مدنی، مولانا احسان الحق شہباز۔

منجانب:- قاری احمد علی توحیدی مہتمم ادارہ ہذا

عظمت محمد ﷺ و شان اہل بیت کانفرنس

10 دسمبر 2013ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد سیدہ فاطمہ بنت محمد ﷺ اہل حدیث کھوکھ کھوکھ پٹری بھیلیاں زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل پٹری بھیلیاں۔ زیر صدارت:- حضرت مولانا نارائے محمد اشرف امیر تحصیل

مقررین:- حضرت مولانا منظور احمد، حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری، حافظ محمد عمران تبسم، مولانا محمد دین ندیم ناظم ضلع حافظ آباد، حضرت مولانا قاری عصمت اللہ ظہیر، مولانا اشرف ربانی خطابات فرمائیں گے۔

منجانب:- رائے محمد جمیل ناظم تحصیل پٹری بھیلیاں ضلع حافظ آباد

● گزشتہ دنوں مولانا محمد رمضان قاسمی کے سر ملک عبدالرحمن فیصل آبادی 75 سال کی عمر میں قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم بڑے نیک اور مجاہد تھے۔ مرحوم نے جماعت کے بڑے جید علماء کرام کے ساتھ وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

دعا گو: عطاء الرحمن قاسمی، فیصل آباد

● پچھلے دنوں جناب سیدہ حاجی سلیمان قائم خانی امیر کوٹ غلام محمد مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بہت متحرک ساتھی تھے وہ مجلس شوریٰ اور سندھ کمیٹی کے ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ برادری، کاروباری اور سماجی تنظیم کے ممبر تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں مختلف تنظیموں کے احباب نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کوٹ غلام محمد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔

محمد رفیق سلفی امیر مرکزی جمعیت الہدیٰ میر پور خاص سندھ

● جماعت کے معروف تاجر حاجی خلیل احمد بعارضہ قلب 30 اگست 2013ء بعد نماز جمعہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ محمدی عید گاہ الہدیٰ میں 31 اگست کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مولانا ابو محمد عبدالستار نے پڑھائی۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک لڑکا تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے۔ تمام اہل اسلام سے دعا مغفرت کی اپیل ہے۔

منجانب:- اراکین مرکزی جمعیت الہدیٰ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ ● مرزا محمد سلیم نائب ناظم مرکزی جمعیت الہدیٰ ساہیوال کے چھوٹے بھائی مرزا محمد شفیق قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت ملنسار اور پیکر اخلاق تھے، جماعت کے ساتھ ان کی لگن اور خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! پوری جماعت ان کے غم میں شریک ہے۔

رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت ساہیوال 0312-6902343

ضرورت رشتہ

ریٹائرڈ ملازم گریڈ 17 مسلک اہل حدیث تعلیم ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ، فارغ علوم اسلامیہ (عالم دین) کے لئے عمر رسیدہ، بیوہ، مطلقہ، کنواری، عمر کی کوئی قید نہیں، صالحہ، عالمہ، فاضلہ، متقیہ کا رشتہ درکار ہے۔ ماہوار رقم چھ ہزار روپے اس کے نام کرا دی جائے گی۔

-/20,000 روپے مہر دیا جائے گا۔ ضلع راولپنڈی، چکوال، انک کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ:- محمد دین رہبر ہائی سکول نزد نیولاری اوٹلہ گنگ ضلع چکوال

خطبات سورۃ الحجرات

تفسیری خطبات کے سلسلے کی نئی کتاب

مؤلف: پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

☆ مکتبہ اسلامیہ، ☆ مکتبہ قدوسیہ، ☆ نعمانی کتب خانہ، ☆ اسلامی اکادمی۔ اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ اہل حدیث، ☆ مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

☆ والی کتاب گھر، ☆ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

پرکشش عمرہ پیکیج کے ساتھ
میں شمولیت کا سنہری موقع
عمرہ گروپ

احباب جماعت کیلئے
خصوصی رعایت

روانگی ان شاء اللہ ربیع الاول بمطابق جنوری 2014ء

زیر قیادت: حافظ عبدالحفیظ مدنی آفس نمبر 8 فسٹ فلور 25۔ ابرار سنٹر وحدت روڈ لاہور
(فائل مدینہ یونیورسٹی) چیف ایگزیکٹو 0322-6662333/0302-4580611/0423-7536747

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

عمل ایپیلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

گولڈن

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹڈ U.P.S

دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایپیلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارشیٹڈ اور متعلقہ پیرمارٹس اور مرمت کا کام تمہاری بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

نرخنامہ اشتہارات مفت روزہ "اہل حدیث"

مفت روزہ "اہل حدیث" لاہور میں اشتہار لکوا کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (فوری) -/5,000 روپے

☆ اندرون ٹائٹل (فوری) -/4,000 روپے

☆ نفل مضمون (مستقل کلر) -/2500 روپے

☆ نصف مضمون -/1200 روپے

☆ عام چھوٹے اشتہارات -/500 روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ
ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد سلیمین طبعی مفت روزہ "اہل حدیث" 106 راوی روڈ

لاہور 042-37720257, 0300-4478611

تفصیلی اجلاس

الہدیث پوٹھ فورس تحصیل ساہیوال کا اہم اجلاس جامع مسجد
الہدیث L-145/9 ساہیوال میں ہوا۔ الہدیث پوٹھ فورس
کے نوجوان کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اتفاق رائے سے مندرجہ
ذیل کا بیہ تکمیل دی گئی۔

صدر: محمد سلیم نیک جنرل بیکری: محمد سجاد
نائب صدر: محمد سلیم نعل فانس بیکری: محمد ناصر
منخاب: جنرل بیکری: A.Y.F. طلحہ ساہیوال

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
"جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

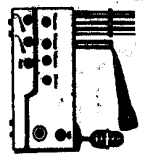
0345-6213064

انگلیز

ممتاز عالم دین حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ہم پوری جماعت اور ان کے اہل و عیال سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین!

حافظ صاحب مرحوم متعدد بار مرکز التوحید اہلحدیث ڈیرہ غازی خاں کی سالانہ تقریب بخاری شریف میں تشریف لائے۔ اُن کے علمی خطابات ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس موقع پر مرکز التوحید ڈیرہ غازی خاں کی جماعت، طلباء اور مدرسین حافظ صاحب کیلئے درجات کی دعا کرتے ہیں۔

منجانب: قاری عبدالرحیم کلیم مرکز التوحید چوک چورسہ فیروز، قادیان 0300-6787139



الكرملين وواشنطن

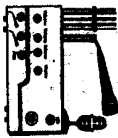
ایسکلی فائیر جیڈ ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی وراثی)

نئے لاکھوں سیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

055-4212804 4226706-0300-6430029

055-4212804 4226706-0300-6430029

AI-Fatah



۴۲۴۲ محمد عثمان

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
افتح

ہمارے ہاں بچے پڑھنے لکھنے کا فائدہ، یونیٹ، ایجنسی، ہارن، ملٹی ہارن، پیسنڈ، U.P.S. کا کمپیکٹ بازار سے رعایت خریدیں نیز صحت کو ایسا پیچھا نہ کیجیے کہ اس تعریف لائیں۔

MOH:0321-7432246

Web: 5834-7967107

800-455-4230/167



ایڈیلی فا ئیر لاک وڈ پیئر
ایڈ ساؤتھ سٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایملیکی فائبر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
 ہارٹیک، ہارٹیک اور مختلف دیگر پارکس اور مرست کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آبرو محمد علی بیگ فیض آبادی گوجرانولہ

صوبہ پنجاب کی ہر مسجد میں دینی لائبریری کے قیام کے لیے 50 ہزار روپے کی کتب صرف 20 ہزار روپے میں فراہم کی جائیں گی۔ جس میں 10 صحاح ستہ مترجم، 10 تفسیر ابن کثیر، 10 فتح الباری مترجم، 10 فتاویٰ علماء حدیث 14 جلد والا، 10 فتاویٰ حصار یہ 7 جلد والا، 10 فتاویٰ ثنائیہ، 10 فتاویٰ اہل حدیث، 10 فتاویٰ نذیریہ، 10 مشکوٰۃ شریف مترجم تخریج البانی اور مزید سیکڑوں دینی اصلاحی علمی و تحقیقی کتب شامل ہیں۔ خود تشریف لائیں اور اپنی پسند کی کتب کا انتخاب کریں تاکہ نوجوان نسل کے اندر دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے اور جہالت دور ہو۔ یہ ایک نادر موقع ہے اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لاہور آنے سے پہلے ٹائم بک کروائیں۔ ایک دن میں صرف ایک مسجد کو کتب فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ: عبداللطیف ربانی مدیر مکتبہ اصحاب الحدیث خانہ پلازہ پہلی منزل دوکان نمبر 12 مچھلی منڈی بالقابل جلال دین ہسپتال لاہور

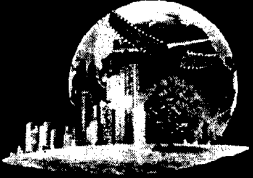
042-37321321 3301-4227379

دینی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت مطلقاً معطلین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کے لیے دوا کے ساتھ ساتھ تداویٰ اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی بچش ہوں اور سسکے کھانے پینے کو روک دے اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزل زکام کو فائدہ ہو جائے جگر کی حرکت میں سستی کا کھانا سوت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الٰہی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں دوا پوار ڈاؤ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا غواست آپ یا آپ کا جانے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں ان شاء اللہ شفاء کا ملکہ عاجل ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوا نہیں ہے کوئی زہریلی دوا نہیں ہے کوئی کٹھنہ شدہ دوا نہیں ہے کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروائیں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	سلسلہ البول	1000	11	امراض زنانہ	3000	21	بال گرنا	3000
2	سوزہ	1000	12	دفع المغاسل	3000	22	بال سفید ہونا	3000
3	سونا پا	1000	13	گنٹھیا	3000	23	بال چر	3000
4	رال بہنا	1500	14	نقرس	3000	24	کی خون	3000
5	کلکت	1500	15	عرق النساء	3000	25	یرقان	5000
6	دوسہ	2000	16	تھنچ و کزاز	3000	26	اماس	5000
7	نگوینی	2000	17	مہرے مل جانا	3000	27	استسقا	5000
8	بول بتری	2000	18	برس	3000	28	بے لولادی زنانہ	5000
9	امراض مردانہ	3000	19	رسولیاں	3000	29	ہیوٹیلیا	10000
10	پس بیل	3000	20	دلچاپن	3000	30	نامردی	20000

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل چٹوکی ڈویژن لاہور۔ فون 0321/0345-7545119



العمار ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

عمرہ کی سعادت سہولت اور بہترین رہنما کے ساتھ

روانگی مورخہ

عمرہ گروپ

6 جنوری

2014ء (۱۴۳۵ھ)

21 دن ہوٹل رہائش، فل ٹرانسپورٹ، ڈبل عمرہ
بمعہ ریٹرن ٹکٹ، ڈائریکٹ فلائٹ کے ساتھ

(ڈائریکٹر)

0320-4002046

عزیز الرحمن

(چیف ایگزیکٹو)

0321-5004846

0300-9424846

حبیب الرحمن

زیر انتظام

العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزرز

گروپ میں شمولیت کے لیے فوراً رابطہ کریں

0423-7521818
0423-7503100

آفس نمبر 19-LGF ابرار بزنس سنٹر وحدت روڈ لاہور



لَیْنُ شَکْرَتُمْ لَا زَیْدَ تَکُمُ

اگر تم شکر کرو گے البتہ میں تم کو زیادہ دوں گا

انتظامیہ اسطوانہ حج عمرہ سروسز (پرائیویٹ) لمٹیڈ

کی طرف سے تمام جماعتی احباب خاص طور پر شاعر اسلام نذیر احمد سبحانی اور
پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف (راجووال) کا تہہ دل
سے شکر گزار ہیں جنہوں نے بے لوث ادارے سے تعاون فرمایا

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، اور مزید 2014/1435ھ
میں معتمرین کی احسن طریقہ سے خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

دعا گو چیف ایگزیکٹو حکیم کرامت اللہ مکی

300/0323-4619256

فیصل رضا 0334-1452411 حافظ بشیر احمد 0334-1452410

ہیڈ آفس اسطوانہ حج عمرہ سروسز (پرائیویٹ) لمٹیڈ

60-A ماڈرن کالونی نزد امتیاز ہائی سکول پیکور وڈ کوٹ لکھپت لاہور

فون نمبر 042-35943765 فیکس نمبر 042-35943766 ای میل astawana.hajj@yahoo.com

حافظ پبلشنگ میجر جہاں جی ٹی روڈ منڈیالہ وڑاچھ موڑ
بیرون (پوسٹال گاؤں ہارنہ)

اِنْشَاءُ اللَّهِ

عظیم الشان
اِشْأَانِ
عُلَمَائِ کِنُونِ

17 نومبر اتوار بعد از ظہر مغرب 2013

شاعر
فدائے رحمت
امین آباد
عزت

حافظ محمد رفیع الرحمن صاحب
عبدالرزاق
فیضانِ مدینہ

طاق محمد زیدانی

مشعر جنتان
 حاجی محمد ریاض اہل
 حیدر آباد
 مشعر جنتان
 محمد زاہد بک بنڈشا
 حیدر آباد
 مشعر جنتان
 حاجی افتخار احمد صاحب
 حیدر آباد
 مشعر جنتان
 حاجی محمد قاسم اکرم
 حیدر آباد
 مشعر جنتان
 حاجی رانیم الرحمن خان
 حیدر آباد
 مشعر جنتان
 حاجی محمد ریاض اہل
 حیدر آباد

[illegible]

مولانا محمد عیسیٰ صاحب
 مولانا محمد عیسیٰ صاحب
 مولانا محمد عیسیٰ صاحب
 مولانا محمد عیسیٰ صاحب
 مولانا محمد عیسیٰ صاحب

[illegible]

داؤد ضیا امیر حرم طور
مختار صاحب
محمد رفیع صہبانی

قادی محمد محمود
عبدالرحمن علی
انعام احمد
احتمد الحق
عبدالحی

مخدوم جنتان
شہزادہ احمد
محمد ابراہیم صاحب
مخدوم جنتان
مخدوم جنتان

[illegible]

عطیہ اشتہار
(۱) حاجی محمد علی صاحب،
عبداللہ پور حافظاً پادرو گوبرا نوالہ
ٹرکیسٹریچسٹری میکس
0301-6672757, 0321-6878422

(۲) راحت حج و عمرہ سروس پروڈھائیز حافظہ زبیر احمد صاحب (راحت ٹورٹ پاٹ)
حج و عمرہ کے لئے رابطہ کریں۔ مین بازار مولانا یحیٰ آباد ضلع گوجرانوالہ 0321-6272216

0300
 7477899
 قاری محمد شاد
 ناظم نشر و اشاعت
 تحصیل گوجرانوالہ
 0300-6434393
 Saad art

منہج سلف پر قرآن وحدیث کی تبلیغ واشاعت کی علمبردار، مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان



حفظہ اللہ تعالیٰ

ہم جناب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

ممبر قومی اسمبلی و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کا چیئر مین

منتخب ہونے پر
دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
پیش کرتے ہیں
مبارکباد

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو دین، مسلک، جماعت اور ملک و ملت کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس و اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن فیروز وٹوال (شیخوپورہ)

صدر: A.S.F. 0305-5251996

صدر: A.Y.F. 0300-7661642

ناظم: 0302-7510920

قائم مقام امیر: 0301-7786188

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org/www.ahlehadith.com

CPL No
116

Head Office:

042-37729933

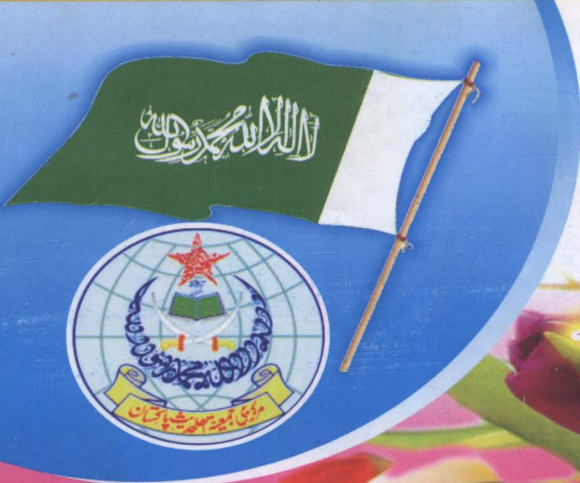
Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876



حفظہ اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

ممبر قومی اسمبلی و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان



قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کا چیئر مین

منتخب ہونے پر
دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو دین، مسک، جماعت اور ملک و ملت کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین

حافظ سعد اظہر

masoodhafiz@hotmail.com
jamia.saeedia@hotmail.com
Ph: 065-2552317, Mob: 0333-5176493

حافظ محمود اظہر

متعلم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر

رہنما المجلس الاسلامي پاکستان
رئيس المركز الاسلامي الحديث الجامعة السعودية خانيوال
مبعوث وزارة الشؤون الاسلامية والاوقاف والدعوة والارشاد
مدير مجلس عامله و شوري مركزي جمعيت اهل الحديث پاکستان